سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۷

شادی سُنّت کے مُطابق کیجئے

از افادات

شیخ طریقت داعی سُنّت عالم ربّانی حضرت اقدس الشاہ

مولانا مُنیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

خلیفہ اجل مرشد اُمت حضرت اقدس الشاہ مولانا عبد الحلیم صاحب نور اللہ مرقدہٗ

مُرتب

مولوی سیّد محمد عمران فلاحی ممبوی

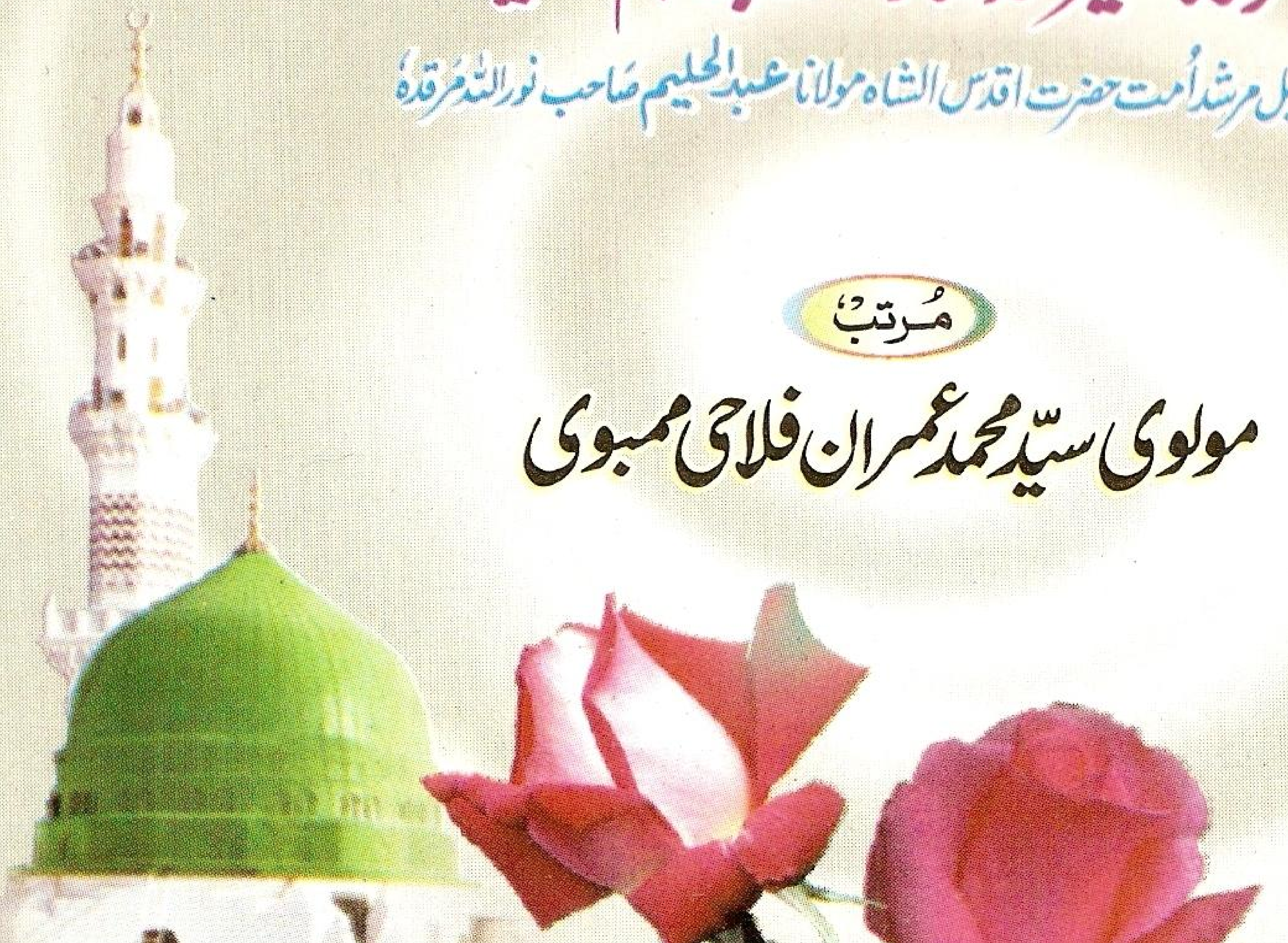

ادارہ فیضِ حلیمی

جامع مسجد کالینا، ممبئی ۴۰۰۰۹۸

سلسلۂ مواعظِ حسنہ نمبر ۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شادی سنّت کے مطابق کیجئے

ازافادات

حضرت اقدس الشاہ مرشدنا

مولانا منیر احمد صاحب دامت برکاتھم

خلیفۂ اجل مرشدِ امّت حضرت اقدس الشاہ مولانا عبدالحلیم صاحب جونپوری نوّر اللہ مرقدہ

مرتّب:

مولوی سیّد محمد عمران فلاحی ممبوی

بیان کی تاریخ:

۴؍جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ بمطابق ۱۲؍جون ۲۰۰۵ء بروز یکشنبہ

بمقام:

کالینا جامع مسجد ممبئی نمبر ۹۸

ناشر

ادارہ فیض حلیمی

کالینا، ممبئی ۹۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: شادی، سنت کے مطابق کیجئے

افادات: حضرت اقدس الشاہ مرشدنا مولانا منیر احمد صاحب دامت برکاتہم

مرتب: سید محمد عمران فلاحی ممبوی

سنہ طباعت: ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۶ء

تعداد اشاعت: ایک ہزار

کمپوزنگ: راہی گرافکس، رانی تلاؤ مین روڈ، لال گیٹ، سورت

موبائل: 9898439914

مطبع: بھارت آفسٹ، دہلی-۶

ناشر

ادارہ فیض حلیمی

کالینا، ممبئی ۹۸

IDARA FAIZ-E HALIMI
Pride of Kalina, Bldg. No. 1,
B-318/319, Kalina, Mumbai-98
Tel. 26668006
Cell : 9323885525

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے تمام بندوں کو اپنی نوازشات اور انعامات سے مالامال کرنے کیلئے بندوں کو اپنے مختلف احکامات کا مکلّف بنایا ہے، بندے جب ان احکامات کو پورا کرتے ہیں تو وہ اپنے ربِّ کریم سبحانہ کی نوازشات کے سایہ میں آجاتے ہیں، اور انعاماتِ الٰہیہ سے مالامال ہوتے ہیں، جس کا کامل ظہور تو اس دارِ فانی کے بعد آنے والی دار البقاء کی زندگی میں ہوگا مگر اس سے قبل اس دنیا میں بھی اس کی جھلک نظر آجاتی ہے جو ایمان والے کیلئے نقد انعام کا درجہ رکھتی ہے، اللہ پاک نے اپنے ہر حکم کے اندر ایک اثر رکھا ہے اور وہ اثر ان تمام بندوں کی زندگی میں نمایاں طور پر ظاہر ہوتا ہے جو اپنے آپ کو احکامات الٰہیہ کا پابند بناتے ہیں۔

انہیں احکام میں ایک حکم نکاح اور شادی کا ہے، مذہب حق اسلام میں شادی کا جو بنیادی اور اعلیٰ مقام ہے وہ دنیا کے تمام ادیان و مذاهب

میں ممتاز ہے، شادی کو اسلام نے رب ذوالجلال کی رضا کو حاصل کرنے کا اعلیٰ ذریعہ قرار دیا ہے، شادی سے نصف ایمان کی تکمیل ہوتی ہے، عصمت وعفت کی حفاظت اس پر موقوف ہے، سید الأولین والآخرین امام الانبیاء حضرت نبی پاک ﷺ نے اسے اپنی عظیم سنت قرار دیا ہے، زوجہ کے حقوق کی ادائیگی پر قدرت رکھنے کے باوجود شادی نہ کرنے والوں پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے، شادی، فقر وفاقہ کا بھی علاج ہے، قرب الٰہی کا بہت آسان اور پر لطف ذریعہ ہے، قصہ مختصر یہ کہ اسلام میں نکاح اور شادی ایک عظیم عبادت اور حکمِ الٰہی ہے، جسے قانون الٰہی اور سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں ادا کر کے سراپا خیر وبرکت کا ذریعہ اور محبتوں کا تحفہ بنایا جاسکتا ہے، اور اللہ پاک کے نیک بندوں نے اسے اسی طرح انجام دیا ہے، اور ایک سچے مومن کی یہی شان ہے۔

مگر یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے جسے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ غیروں کی تہذیب وتمدّن اور رہن سہن سے تأثر کے نتیجے میں ہمارے اندر جو افسوسناک دینی خرابیاں ظاہر ہوگئی ہیں ان کا بہت ہی دردناک منظر ہمارے معاشرہ میں نکاح وشادی کے وقت سامنے آتا ہے، کہاں ایک وقت تھا کہ ہماری شادیوں کو دیکھ کر دوسرے لوگ اسلام کے حلقہ میں داخل

ہو جاتے تھے اور کہاں آج ہم پہونچ گئے کہ اپنوں اور غیروں کی شادیوں میں فرق کرنا دشوار ہے۔

نکاح جو سنت کے مطابق ہونے کی صورت میں سراپا برکت و رحمت تھا اور سنت سے ہٹ جانے کی وجہ سے سراپا زحمت اور بے برکت بن گیا ہے، مرشدنا و مربینا حضرت اقدس الشاہ مولانا منیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ذات گرامی کو اللہ پاک نے دین اور امت کا جو غم اور دردمرحمت فرمایا ہے وہ ہمارے لئے دستور العمل ہے (اللہ پاک ہمیں اس کا بھرپور حصہ عطا فرمائیں اور حضرت کے فیض بیکراں سے بحرہ ور ہونے کی سعادت عطا فرمائیں) اسی سوز و درد پر مبنی حضرت والا کا یہ وعظ ہے جو نکاح اور شادی جیسی عظیم عبادت، اسکی اہمیت، اسکی برکت، آج کی پھیلی ہوئی خرابیوں کی اصلاح اور اس کے طریق کار کی تفصیل پر مشتمل ہے، بلا شبہ یہ ایک عظیم تحفہ ایمانی ہے، اللہ پاک ہمیں اسکی قدر کرنے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائیں اور حضرت والا دامت برکاتہم کو ہم گنہگاروں اور پوری ملت اسلامیہ کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائیں، آمین

حضرت والا کا یہ وعظ اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں مورخہ

۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ بمطابق ۱۲/ جون ۲۰۰۵ء بروز یکشنبہ کو ہوا تھا، جسے محترم ومکرم جناب مولانا سید محمد عمران صاحب فلاحی ممبئی نے باحوالہ مرتب فرمایا ہے، آج ادارہ فیض حلیمی اس گراں قدر تحفہ کو امت کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے رب کریم کا شکرادا کرتا ہےاور دعا کرتا ہے اور آپ سے درخواست دعا کرتا ہے کہ اللہ پاک اس حقیر کوشش کو قبول فرمائیں اور ہم سب کواس سے مستفید فرمائیں اوراس کے نفع کو عام اور تام فرمائیں، آمین

اسی کے ساتھ ادارہ ان تمام مخلص دوستوں کا شکرگذار ہے جنھوں نے اس مبارک خدمت کی انجام دہی میں کسی بھی طرح کا تعاون کیا ہے، اللہ پاک انہیں جزائے خیر دیں، ان کی خدمات کوقبول فرمائیں، خصوصاً فاضل مرتب کا مشکور ہے کہ انہوں نے بڑی محنت سے اس مبارک وعظ کو نقل اور باحوالہ ترتیب دے کرامّت کے لئے دینی سرمایہ فراہم ہونے میں تعاون کیا ہے، اللہ پاک انہیں جزائے خیر دیں اور ہمیں اوران کو اخلاص کے ساتھ مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائیں، آمین

ادارہ فیض حلیمی

فہرست مضامین

پیشِ لفظ	۳
یہاں جمع ہونے کا مقصد	۱۱
نکاح	۱۱
بہترین نمونہ کیا ہے؟	۱۲
نماز میں نمونہ	۱۳
مزدور کیلئے نمونہ	۱۳
تاجر اور شریک کیلئے نمونہ	۱۴
امیر اور غریب کیلئے نمونہ	۱۵
نماز میں بھولنے والے کیلئے نمونہ	۱۶
معاملات و معاشرت میں من مانی کیوں؟	۱۶
رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے	۱۷
لفظ ''انا'' کا وبال	۱۷
عبرت کی بات	۱۸
دنیا کی سب سے زیادہ معزز و برگزیدہ جماعت کی نمازِ فجر قضاء	۱۸
ایک عجیب وغریب شکایت	۱۹
ایک فریق کی بات سن کر فیصلہ نہ کرے	۱۹
صحابہ کرامؓ بھی نمونہ ہیں	۲۰
تکمیل دین کیلئے حضرت ماعزؓ کی قربانی	۲۱
ایک صحابیہؓ کی عظیم الشان قربانی	۲۲
نزاع اور اختلاف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ	۲۲
ایک بے مثال نمونہ	۲۳
شادی بیاہ میں سماج کی رعایت	۲۳
عورتوں اور بچوں میں دین کیسے آئے؟	۲۴
جذبات کا نام دین نہیں	۲۵
خالق کا اپنی مخلوق پر ایک عظیم احسان	۲۵
حضرت شیخ سعدیؒ کا ارشاد	۲۶
اللہ نے نکاح کو آسان کردیا	۲۷
معاشرۂ صحابہ کی ایک جھلک	۲۷
شادی میں کفو کیوں ہے؟	۲۸

ایک واقعہ	۲۸	دولہے کا جوڑا	۴۰
نکاح میں دو فرض ہیں	۲۹	جو شریعت کے خلاف وہ عقل کے بھی خلاف	۴۱
آسان نکاح کی ایک مثال	۲۹	بارات کا مسئلہ	۴۱
آسان نکاح کی دوسری مثال	۳۰	ولیمہ کی سادگی	۴۲
اب نکاح مشکل اور بدکاری آسان	۳۰	عظمت وتقدّس کی بلندی	۴۳
لڑکا خود نکاح کی درخواست کر سکتا ہے	۳۱	غریب کیلئے ولیمہ کا بہترین نمونہ	۴۳
حضرت فاطمہؓ کا بابرکت نکاح	۳۱	نومسلم لڑکے کا ولیمہ	۴۴
مسجد نبوی میں پورا مدینہ	۳۲	ایک نصیحت آموز قصہ	۴۵
آقائے دوجہاں کی صاحبزادی کا نکاح اور رخصتی	۳۳	ایک پیالہ دودھ سے ولیمہ	۴۶
باپ بیٹی کی بے مثال محبت	۳۵	دودھ اور بسکٹ سے ولیمہ	۴۷
باپ بیٹی کی سرگوشی	۳۶	نکاح کو دشوار بنادینے کا سنگین نتیجہ	۴۷
قربانی کون دے گا؟	۳۷	شریعت کی پابندی میں ہر چیز آسان ہے	۴۸
اسلام کی دعوت پیش کرنے والا نکاح	۳۷	نکاح پڑھانے کیلئے کسے بلائیں؟	۴۹
جہیز کی حقیقت	۳۸	لوگوں کی من مانی	۵۰
ایک قابل غور بات	۳۹	طبیعت کو شریعت کے تابع بناؤ	۵۰
حضرت علیؓ کا مرتبہ	۳۹	گھر میں دیندار بیوی کی بات	۵۱

چلتی ہے
بیوی کی نوج ۵۱
بیویوں کی بات ماننے والے ۵۳
دین کے کام میں بیوی کا تعاون ۵۳
مالداروں کیلئے ولیمہ کا نمونہ ۵۴
اللہ نے نکاح کرایا ۵۴
گوشت روٹی سے ولیمہ ۵۵
عورتوں کو نصیحت ۵۵
جماعت والوں کی بے نیازی ۵۶
سنّت چھوڑ کر برکت محال ہے ۵۷
ایک عبرت انگیز واقعہ ۵۷
شادی کو سادی کرو ۵۸
آٹھ یتیم لڑکیوں کا باپ ۵۸
مال کا عمدہ مصرف ۵۹
یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت ۶۰
تسبیح وتلاوت کیساتھ معاملات کی درستگی بھی ضروری ۶۱
اثر لینے والے ۶۲
فیملی عالم بنائیے ۶۲
ایک ضروری وضاحت ۶۳
حضرت فاطمہؓ اور ازواجِ مطہرات کا مہر ۶۳
لڑکے کے انتخاب میں بھی دیندار کو ترجیح دو ۶۴
ایک نومسلم کا دینی جذبہ ۶۵
سب کو جمع کرنے کی ضرورت نہیں ۶۵
باتیں اب تک معلوم نہ تھیں ۶۶
سادگی کی وجہ مال کی کمی نہ تھی ۶۶
چند گھنٹوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیس لاکھ خرچ کئے ۶۶
لڑکی بھیجو یا سامان ۶۸
مال کی نسبت پر شادی کرنے کا انجام ۷۰
آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں ۷۰
معاشرت کے مسائل بھی علماء سے پوچھئے ۷۱

شادی سُنّت کے مطابق کیجئے

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم. اما بعد

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ (بقرہ، ۳۲)

وقال تعالیٰ: وَذَکِّرۡ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (ذاریات، ۵۵)

وقال تعالیٰ: وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا (احزاب، ۷۱) وقال تعالیٰ: لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (احزاب، ۲۱)

وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ اَعۡظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیۡسَرُہٗ مَؤُوۡنَۃً (مشکاۃ، ص ۲۶۸، بیھقی)

وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنۡ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیۡ عِنۡدَ فَسَادِ اُمَّتِیۡ فَلَہٗ اَجۡرُ مِائَۃِ شَھِیۡدٍ (مشکاۃ، ص ۳۰، بیھقی)

یہاں جمع ہونے کا مقصد:

بزرگو، دوستو! بار بار یہ بات عرض کی جاتی ہے کہ یہاں جمع ہونے کا مقصد علمی معارف وحقائق بیان کرنا نہیں ہوتا، بلکہ زندگی شریعت اور سنت کے مطابق ہو جائے اسکی کوشش ہوتی ہے۔ ہمارے اپنے معمولات، معاملات، معاشرت واخلاق شریعت وسنت کے مطابق ہونے لگیں اسکی فکر اور کوشش ہوتی ہے۔ اللہ ان بندوں کو بہت جزائے خیر عطا فرمائیں جو اس لائن میں کوشش کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں، اپنی اصلاح بھی کرتے ہیں، ظاہر و باطن کی فکریں کرتے ہیں، تو پھر اللہ پاک ان کو نفع بھی دیتے ہیں، جو آدمی فکر کرتا ہے، کوشش کرتا ہے تو کامیابی بھی پاتا ہے۔ ''مَنْ جَدَّ وَجَدَ'' ''کوشش کرنے والا پا ہی لیتا ہے اور اللہ پاک عمل کرنے والے کو بدلہ ضرور عطا کرتے ہیں۔'' ارشاد ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ'' (توبہ، ۱۲۰)

نکاح:

اس وقت چونکہ مجلس میں بہت سے علماء کرام بھی ہیں، اور ماشاء اللہ مفتی حضرات بھی تشریف فرما ہیں، اس لئے نکاح کے سلسلہ میں تھوڑی تفصیل عرض کرنے کا ارادہ ہے، کیونکہ اس معاملہ میں آج بڑے حالات

سامنے آتے ہیں، دوستو! بسا اوقات آدمی کے جذبات تو صحیح ہوتے ہیں، دین کے مطابق آدمی عمل کرنا چاہتا ہے لیکن علم صحیح نہ ہونے کی وجہ سے عمل صحیح نہیں کرتا، اسی طرح بسا اوقات حالات، ماحول، معاشرہ، سماج کی رعایت میں نکاح کے اندر آدمی جان بوجھ کر غلطی کرتا ہے، اسی طرح آدمی نماز کے مسائل تو علماء کرام سے پوچھ لیتا ہے، روزہ میں شبہ ہو گیا تو پوچھ لیتا ہے، لیکن معاملات کیسے ہوں، معاشرت کیسی ہو، شادی بیاہ کیسے کرنا چاہیئے، ان امور میں شریعت کا حکم شاید ہی کوئی پوچھتا ہو، آدمی اپنے تئیں کچھ باتیں طے کر کے سمجھتا ہے کہ ہم نے صحیح طے کیا ہے، حالانکہ دیکھا دیکھی اور رسم و رواج کی وجہ سے اس میں غلطی کرتا ہے، اس لئے بہت سارے علماء کرام بھی موجود ہیں، ان کے سامنے اس بارے میں بات ہوگی، اگر کچھ غلطی ہوگی تو ہماری بھی اصلاح ہو جائے گی۔

بہترین نمونہ کیا ہے؟

دوستو! اللہ تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (احزاب، ۲۱) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی بہترین نمونہ ہے، ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ یعنی بہترین نمونہ ہے، اللہ پاک جسکو بہترین نمونہ فرمائیں سوچیئے وہ کیسا عمدہ

نمونہ ہوگا،

دوستو! اب جو شخص اس بہترین نمونہ کو اپنی زندگی میں اختیار کرے گا وہ بھی اللہ والا اور اللہ کا پیارا بن جائیگا، زندگی اس کی اچھی ہو جائے گی، اور جو شخص اس محبوب و بہترین نمونہ کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ کے یہاں اسکا عمل قبول نہ ہوگا، ظاہر میں اس کے اندر چاہے کیسی بھی ٹیپ ٹاپ ہو، وہ اچھا نظر آتا ہو لیکن اللہ کا پسندیدہ و بہترین نمونہ اگر آدمی چھوڑ دیگا تو اللہ کے یہاں عمل قبول نہیں ہوگا، یہ یادرکھنا چاہیے،

نماز میں نمونہ

چاہے نماز ہو، فرمایا "صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ" یعنی جیسی میری نماز ہے ویسی ہی نماز پڑھو (بخاری، ۱/۸۰) نماز من مانی نہیں پڑھو ورنہ وہ نماز مقبول نہ ہوگی، اسلئے دوستو! زندگی کی ہر لائن میں آپ ﷺ نے جو نمونہ بتادیا اسی کے مطابق ہم سب کو عمل کرنا چاہیے،

مزدور کیلئے نمونہ

دوستو یہاں ایک بات سنو، جو باتیں آقا و مولا حضور پاک ﷺ کی شان کے منافی نہیں تھیں وہ باتیں آپ ﷺ سے کرائی گئیں تاکہ

امت کو نمونہ مل جائے، مثلاً ایک مرتبہ جہاد سے واپسی ہو رہی ہے، آپ ﷺ کا ایک جگہ قیام ہوا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیلو توڑ رہے تھے، حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کالے کالے توڑو، وہ میٹھے ہوتے ہیں، تو صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کیسے معلوم ہے کہ کالے کالے میٹھے ہوتے ہیں؟ تو حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے مکہ والوں کی بکریاں اُجرت پر (مزدوری پر) چَرائی ہیں، تو دیکھو! دوستو یہ ہوا حیاتِ پاک ﷺ میں مزدور کے لئے نمونہ۔ (بخاری، ۱/۴۸۳)

تاجر اور شریک کے لئے نمونہ

ایک صحابی ایمان لاتے ہیں، کسی نے کہا یہ فلاں صحابی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہمارے شریک تجارت رہ چکے ہیں، انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ تو ہمارے بہترین شریک تجارت تھے، تو اب اگر کوئی آدمی تجارت کرتا ہے اس کے لئے شریک تجارت ہونے کا یہ نمونہ ہے۔

امیر اور غریب کے لئے نمونہ

آقا مولا حضور پاک ﷺ نے پیوند دار کپڑے استعمال فرمائے ہیں (بخاری، ترغیب، ۱۰۸/۳) اسلئے کہ آپ ﷺ امیر و غریب سب کے لئے نمونہ تھے، اگر کسی کو تنگی ہے اور پیوند دار کپڑے پہنتا ہے تو اس کے لئے نمونہ ہے اسکے لئے سنت یہی ہے، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ حضور پاک ﷺ نے دس ہزار درہم (۲۷ اونٹ کی قیمت) کے جوڑے استعمال فرمائے (خصائل نبوی، ص ۵۵) یہ امیر کے لئے نمونہ ہے، دوستو! آپ ﷺ بادشاہ اور امیر سب کے نبی ہیں اور آپ ﷺ سب کے لئے نمونہ ہیں، یہ جو ہم بار بار کتابوں میں پڑھتے ہیں اور صحیح بات ہے کہ حضور پاک ﷺ کے گھر میں فاقہ رہا کرتا تھا، اور یہ اُسوۂ حسنہ ہے غریب آدمی کیلئے، کہ اگر حالات پیش آئیں تو اسکے لئے نمونہ یہی ہے، مگر صرف یہی نہیں تھا کہ فقر ہی تھا، بلکہ آپ ﷺ کا فقر اختیاری تھا، آپ کی حیات طیبہ میں امیر و بادشاہ کے لئے بھی نمونہ ہے کیونکہ آپ ﷺ سب کے نبی ہیں، ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ مرغ کھا رہے ہیں (بخاری، ۸۲۹/۲) تو دیکھو! یہ بھی امیر کے لئے نمونہ ہے کہ اللہ پاک نے وسعت دی ہے تو مرغ بھی

کھائے، یہ بھی سنت ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہر چیز میں آپ ﷺ کی زندگی نمونہ ہے،

نماز میں بھولنے والے کے لئے نمونہ

دوستو! آپ ﷺ نماز میں بھول گئے، صحابی نے لقمہ دیا "أَقُصِرَتِ الصَّلاةُ أم نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟" نماز کم کردی گئی یا آپ ﷺ بھول گئے؟ ارشاد فرمایا حضور پاک ﷺ نے "لَا اَنسٰی وَلٰکِنْ اُنسّٰی لِیُسَنَّ" (بخاری، ۱/۵۹) "میں بھولتا نہیں ہوں بلکہ بھلایا جاتا ہوں تاکہ یہ بھولنا بھی سنت بن جائے" لہٰذا اگر امام نماز میں بھول جائے تو یہ بھی ایک سنت ہے اور سیرتِ پاک میں اس کا بھی ایک نمونہ ہے۔

معاملات و معاشرت میں من مانی کیوں؟

دوستو! اس وقت میں صرف چند نمونے بتا رہا ہوں، ورنہ اگر پوری زندگی کا نقشہ بیان کروں تو اسی میں سارا وقت گذر جائے، اور آج دوسری بات عرض کرنی ہے، کیونکہ دین دار لوگ دینی مزاج لے کر آتے ہیں تسبیح و تلاوت میں اضافہ ہو جاتا ہے، نفلیں پڑھ لیتے ہیں، مگر معاملات،

معاشرت، اخلاق، شادی بیاہ، ان سب امور میں من مانی کیوں ہوتی ہے، اس لئے بات تو دوسری عرض کرنی ہے مگر اس سے پہلے سیرت پاک کے چند نمونے عرض کرر ہا ہوں،

رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے

سفر سے واپسی ہو رہی ہے، اور چونکہ ایک زمانہ میں رات کو سفر ہوا کرتا تھا، حدیث پاک میں آتا ہے کہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے، آدمی رات کو سفر کرتا ہے تو جلدی قطع ہو جاتا ہے (حاکم، کنز العمال، ۱/۴۰۳) تو وہاں بھی یہی معمول تھا، ایک مقام پر آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈالا، سب دن بھر کے تھکے ماندے تھے، بات ہوئی کہ فجر کے لئے کون جگائے گا؟ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا "انا" میں جگاؤں گا،

لفظ "انا" کا وبال

علماء فرماتے ہیں کہ جہاں "انا" آتا ہے کہ میں کروں گا وہاں اللہ کی مدد ہٹ جاتی ہے، یاد رکھنا چاہئے، صوفیاء کے یہاں طریقت میں خاص طور پر یہ چیز ہے کہ جب بھی آدمی نے کہا "میں کروں گا" بس اللہ کی مدد ہٹتی ہے،

عبرت کی بات

ایک شخص نے کہا کہ بیس سال میرا ایسا گذرا ہے کہ میں نے ہمیشہ اذان مسجد میں سنی ہے، بس کیا ہوا دوستو! وہ صاحب یہ بات کہہ رہے تھے اور اسی وقت لوگوں کو دیکھا کہ مسجد سے نماز پڑھ کر نکل رہے ہیں، تو جس دن یہ بیان فرمایا اس دن جماعت بھی گئی، اللہ اکبر!

دنیا کی سب سے زیادہ معزز و برگزیدہ جماعت کی نمازِ فجر قضاء

خیر! تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جگاؤں گا، صحابہ کرام سو گئے، اونٹ کے کجاوہ پر ٹیک لگا کر حضرت بلال پورب کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے کہ سفیدی (صبح صادق) ظاہر ہو جائے تو اذان دوں، وہ بھی تھکے ماندے تھے بس آنکھ لگ گئی، سو گئے، اور سورج نکل آیا، روئے زمین کی کتنی بڑی اور برگزیدہ جماعت صحابہ کرام اور حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ہے، اور سب کی فجر کی نماز قضاء کرا دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ سورج نکل گیا، فرمایا: اللہ اکبر، سیدنا بلال نے کہا: اللہ اکبر، حضرت عمر فاروق نے فرمایا: اللہ اکبر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چلو یہاں سے چلو، آگے تشریف لے گئے اور وہاں جا کر آپ ﷺ نے باجماعت نماز قضاء فرمائی۔ (بخاری، ۸۸/۱)

دوستو! جو باتیں شان نبوت کے منافی نہیں تھیں وہ کرائی گئیں آپ ﷺ سے تاکہ امت کے لئے نمونہ بن جائے، اب اگر کسی کی نماز قضاء ہو جائے تو کیسے پڑھتا اگر قضاء نہیں کرائی جاتی، اسی سے یہ معلوم ہو گیا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ نماز کی قضاء نہیں ہے وہ غلط کہتے ہیں، یہاں نماز قضاء کرادی گئی تاکہ امت کو نمونہ مل جائے۔

ایک عجیب وغریب شکایت

ایک صحابی کی بیوی نے شکایت کی کہ میں نماز پڑھتی ہوں تو مجھ کو مارتے ہیں، روزہ رکھتی ہوں تو روزہ تڑوا دیتے ہیں، اور خود فجر کی نماز قضاء کرتے ہیں،

ایک فریق کی بات سن کر فیصلہ نہ کرے

بیوی کی آڑ میں شوہر موجود ہیں، ایسے موقعہ پر اصول یہ ہے کہ کسی ایک کی بات سن کر فیصلہ نہیں کرنا چاہیے، بلا تحقیق کے کوئی رائے قائم نہیں کرنا چاہیے، "یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ

فَتَبَیَّنُوْا'' (حجرات، ٦) ایمان والو! اگر کوئی فاسق شخص کوئی خبر لیکر آئے تو پہلے تحقیق کرلو، عمل سے پہلے خبر کی تحقیق ضروری ہے، چنانچہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ صفوان! تمہاری بیوی کیا کہہ رہی ہے؟ تب حضرت صفوانؓ نے فرمایا: یارسول اللہ ﷺ سب کا روزہ سال میں ایک مہینہ کا ہوتا ہے اور میری بیوی کا روزہ سال بھر رہتا ہے، میں جوان آدمی ہوں، مجھ کو بیوی کی ضرورت پڑتی ہے، اور اس نے جو یہ کہا کہ میں نماز تڑوا دیتا ہوں تو یارسول اللہ ﷺ یہ عشاء کے بعد نیت باندھتی ہے تو صبح کر دیتی ہے، اس لئے میں اسکی نماز تڑوا دیتا ہوں، اور یہ جو کہا کہ میری فجر کی نماز قضاء ہو جاتی ہے تو یارسول اللہ ﷺ میں مزدور آدمی ہوں، مزدوری کرتے کرتے تھک جاتا ہوں، چنانچہ کبھی ایسا ہوا کہ آنکھ لگ گئی، یہ سُن کر آپ ﷺ نے فرمایا ''اِذَا اسْتَیْقَظْتَ فَصَلِّ'' صفوان جب اٹھو تو فوراً قضاء پڑھ لیا کرو۔ دوستو! اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی آدمی کی بات سُن کر فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔

صحابہ کرامؓ بھی نمونہ ہیں

میرے بزرگو! میں نمونۂ عمل بتا رہا تھا کہ آقا مولیٰ حضور پاک ﷺ سے وہ باتیں کرائی گئیں جو آپ کی شان کے منافی نہیں تھیں، اور جو

باتیں آپ کی شان نبوت کے منافی تھیں اس کے لئے صحابہ کرام نے اپنے آپ کو پیش کیا تا کہ دین کی تکمیل ہو جائے۔

تکمیل دین کے لئے حضرت ماعزؓ کی قربانی

حضرت ماعزؓ آتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ میں نے زنا کیا ہے، آپ ﷺ نے رخ پھیر لیا اور کہا کہ تم نے بوسہ لیا ہوگا وغیرہ وغیرہ، مگر انہوں نے چار مرتبہ اقرار کر لیا تو ثابت ہو گیا۔ (مسلم ۶۶/۲، ابوداود ۶۰۱/۲، بخاری ۱۰۰۷/۲) پھر رجم کا حکم فرمایا، تو دوستو دیکھو حضرت ماعزؓ نے اپنی ذات کو اس کی تکمیل کے لئے پیش کیا، ان کے اس واقعے سے رجم کرنے کا طریقہ معلوم ہوا، وہی بات ہے کہ دین کی عملی مثال کیلئے صحابہ کرام نے اپنے آپ کو پیش کیا، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ فرماتے ہیں؛

اسد بسمل ہے کس درجہ کا کہ قاتل سے کہتا ہے
کہ مشقِ ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

صحابہ کرامؓ نے اپنے کو پیش کیا، کبھی ان کے بارے میں بدگمانی نہیں کرنی چاہیئے، دین کی تکمیل نہ ہوتی اگر ان کی اتنی بڑی قربانیاں نہ ہوتیں۔

ایک صحابیہؓ کی عظیم الشان قربانی

حضرت غامدیہ رضی اللہ عنہا نے آکر زنا کا اقرار کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب بچہ ہو جائے تو آجاؤ، حالانکہ اگر عام آدمی کو اس طرح کی چیزوں میں اتنا موقع ملے تو وہ بھاگ جاتا ہے، لیکن حضرت غامدیہؓ کی قربانی دیکھئے کہ جب بچہ ہو گیا تو پھر حاضر ہو گئیں، پھر فرمایا کہ جب بچہ روٹی کھانے لگے تو آجاؤ، پھر حاضر ہو گئیں، قانونِ شرعی کے نفاذ کے لئے خود کو پیش کر دیا، یہ سب دین کی تکمیل کے لئے ہوا، (مسلم، ۶۸/۲)

نزاع اور اختلاف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ

دوستو! آپس میں نزاع انسانی مزاج ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اگر نزاع پیش نہ آتا تو ہم کو نمونہ نہیں ملتا، سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے تھے کہ کھانا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دسترخوان پر اچھا لگتا ہے اور نماز اور لڑائی حضرت علی کے یہاں اور ان کی طرف سے اچھی لگتی ہے، اسلئے لڑتے تھے حضرت علی کی طرف سے اور کھانا کھاتے تھے حضرت معاویہ کے دسترخوان پر، (تاریخ ابن عساکر، ۷۲/۱)

دوستو! ہم ذرا سوچیں کہ آج کے زمانہ میں ایسی لڑائی کی حالت

میں آدمی اپنے مخالف آدمی کو کیا کھانے دے گا؟ بلکہ وہ تو کہے گا کہ یہ جاسوس آگیا، لیکن کتنے صاف دل کے لوگ تھے، کوئی ہے آج ایسا کرنے والا؟

ایک بے مثال نمونہ

قیصر روم نے امیر معاویہؓ کو لکھا کہ تمہاری اور علی کی لڑائی چل رہی ہے، میں تمہیں علی کے خلاف فوج دوں گا تاکہ تمہارا قبضہ ہو جائے، سیدنا امیر معاویہ نے لکھا کہ اے رومی کتے! اگر تو ان کے مقابلہ میں فوج لیکر آئے گا تو میں تجھ سے مقابلہ کروں گا، دوستو! ان کا سب کچھ اللہ کے لئے ہوتا تھا، حضرت معاویہؓ سمجھتے تھے کہ اگر ہم نے چھوڑ دیا تو رومی یہاں قبضہ کی کوشش کریں گے، پھر اللہ نے ان سے بہت کام لیا۔ (تاج العروس ۲۰۷/۷، البدایہ والنہایہ ۲۷/۷)

شادی بیاہ میں سماج کی رعایت

دوستو! میں نمونۂ عمل بتا رہا تھا کہ حضور پاک ﷺ نے ہر جگہ نمونہ پیش کیا، آپ ﷺ بیٹیوں کے باپ بھی تھے، بیویوں کے شوہر بھی تھے، نواسوں کے نانا بھی تھے، اور ہر ایک کے لئے نمونہ پیش کیا،

آج شادی بیاہ میں حدود کی رعایت نہیں کی جاتی، آدمی رسم و رواج، معاشرہ اور سماج کو دیکھتا ہے، مسئلہ نہیں پوچھتا کہ مولانا کیسے شادی کریں؟ آپ، ہم سب لوگ یہاں دین کے لئے جمع ہوتے ہیں اسلئے طے کرو کہ انشاء اللہ جو سنیں گے عمل کریں گے، اللہ سے دعا بھی مانگو کہ اللہ عمل کرنا آسان فرمائے، بیٹا مخالف ہوگا، بیوی خلاف ہو جائے گی، لوگ منہ پھلالیں گے، کیا کریں لوگ مانتے نہیں، یہ سب باتیں سوچنا اور اللہ و رسول اللہ ﷺ کی خوشی اور ناراضگی کی پرواہ نہ کرنا بہت سخت بات ہے،

عورتوں اور بچوں میں دین کیسے آئے؟

دوستو! ایک بات خاص طور سے یاد رکھئے کہ رسومات سے بچنے اور دین پر چلنے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کے اندر دین کا مزاج بنائے، اس کے لئے محنت کی ضرورت ہے، دعوت کے کام میں اور خاص طور سے مسجد وار جماعت کے پانچ کام میں ایک کام اس کے لئے بہت مفید اور مؤثر ہے اور وہ روزانہ کی دو تعلیم ہے، ایک مسجد کی اور ایک گھر کی، اگر گھر کی تعلیم آدمی پابندی سے کرے گا تو گھر میں دینی مزاج پیدا ہوگا، عورتوں اور بچوں میں دین آئے گا، پھر موقع پر منوانا آسان ہو جائے گا، آپ لوگ دینی بات سنتے ہیں، جماعت میں جاتے ہیں، اللہ

والوں کے یہاں جاتے ہیں، اور عورتیں گھر ہی میں رہتی ہیں، ان کا مزاج کیسے بنے گا، آپ لوگ چلّہ لگاتے ہیں، عورتوں نے چلّہ بھی نہیں لگایا تو اُن کا کیسے مزاج بن جائے گا، اسکے لئے گھر کی تعلیم کرنا چاہئے، اس سے انشاء اللہ دینی مزاج بنے گا تو پھر موقع پر وہ ساتھ دیں گی،

جذبات کا نام دین نہیں

دوستو! آج کل لوگ صبح شام شادی شادی کرتے دوڑتے ہیں، اس کے پیچھے معمولات چھوڑیں گے، معاملات غلط کریں گے، پھر بھی جا کر اس میں شرکت کریں گے، سوچنے کی بات ہے کیا یہ چیز دین سے جوڑ رکھتی ہے؟ دین میں کہیں اس کا نمونہ ملتا ہے؟ ہر چیز کا نمونہ آپ ﷺ نے بتلایا ہے، دوستو! جذبات کا نام دین نہیں ہے، یاد رکھو جذبات کو دین کے تابع کرنے کا نام دین ہے، دھوکہ نہیں کھانا چاہئے، میرے بزرگو دوستو، حضور پاک ﷺ کی مبارک زندگی نمونہ ہے،

خالق کا اپنی مخلوق پر ایک عظیم احسان

اور یہ بات سمجھ لو، عادت اللہ جاری ہے کہ جو چیز نہایت ضروری اور اہم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ شانہ اسکو اتنا آسان کر دیتے ہیں، مثلاً سانس

ضروری ہے زندگی کی بقاء کے لئے ، تو اللہ نے اسے ایسا آسان کیا ہے کہ سوتے جاگتے بلا ارادہ سانس آتی جاتی رہتی ہے، بات کرے تو، سوئے تو، جاگے تو، اللہ نے آسان کردیا،

حضرت شیخ سعدیؒ کا ارشاد

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ جب سانس اندر گئی ممد حیات است، کہ زندگی بڑھ گئی، اور جب سانس باہر آئی تو مفرحِ ذات ہے، اگر سانس اندر جائے اور باہر نہ آئے تو آدمی گھٹ جاتا ہے، لہٰذا ہر سانس پر دو شکر واجب ہے، اندر گئی تو زندگی بڑھانے والی بن گئی اور باہر آئی تو مفرحِ ذات، بشاشت لانے والی بن گئی، تو دیکھئے اللہ نے اس کو کتنا آسان کردیا، مزید سنئے، اسی طرح پانی ضروری ہے، تو اسکو بھی اللہ نے آسان کردیا، غذا اور غلہ ضروری تھا، اللہ نے وہ بھی آسان کردیا، اور رہے چاندی سونا، ہیرے جواہرات وہ مہنگے، ان کا پانا مشکل ہے تو کوئی حرج نہیں کہ اگر آدمی اسے نہ دیکھے تو بھی زندہ رہے گا، اس کا کوئی مسئلہ نہیں، زندگی کی بقاء کے لئے وہ ضروری نہیں ہے۔

اللہ نے نکاح کو آسان کر دیا

ایسے ہی میرے بزرگو دوستو! نسل انسانی اور نظام عالم کی بقاء کے لئے ضروری تھا کہ شادی بیاہ ہو نکاح ہو، تو اللہ نے اس کو بھی آسان کر دیا، ہر لائن سے آسان کر دیا، آج ہمارا جو طبقاتی معاشرہ ہو گیا ہے کہ یہ سیّد ہے، یہ صدیقی ہے، یہ انصاری ہے، یہ فلاں ہے، صحابہ کرام میں ایسا بالکل نہ تھا،

معاشرۂ صحابہ کی ایک جھلک

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جو آزاد کردہ غلام تھے، کالے کلوٹے تھے، حبش کے رہنے والے تھے، حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کے داماد تھے، حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ میاسر (خوشحال اور مالدار) صحابہ میں تھے، ایک انصاری آئے جو جولاہے تھے، حضرت صدیق اکبر نے اپنی بہن کا نکاح ان سے کر دیا، حضرت حسینؓ شہید ہو گئے، ان کی بیوی ایران کی شہزادی تھی، ان کے لئے حضرت زین العابدین نے اپنا غلام آزاد کر کے اپنی بیوہ ماں کا ان سے نکاح کرا دیا، اور ایک باندی آزاد کی اور اس سے اپنا نکاح کر لیا، ضرورت تھی،

تو دوستو! اللہ نے نکاح کو کتنا آسان کر دیا تھا، ہمارے یہاں جو طبقاتی شادی ہوتی ہے وہ وہاں نہیں تھی،

شادی میں کفو کیوں ہے؟

میرے بزرگو دوستو! علم نہ ہونے کی وجہ سے آدمی غلط چیزیں طے کر لیتا ہے، شریعت میں اگرچہ کفو ہے تاکہ معاشرہ میں جوڑ رہے، اگر کھیتی والے کی لڑکی کھیتی والے کے یہاں جائے گی تو اس کے معاشرہ سے واقف رہے گی، انصاری برادری کی لڑکی انصاری کے یہاں جائے گی تو اس کے معاشرہ سے واقف رہے گی کہ یہاں کیسے کیا ہوتا ہے کھانا وغیرہ کیسا بنتا ہے اس کا یہی فائدہ ہوگا،

ایک واقعہ

کالج میں پڑھتی سید لڑکی تھی اور حجام لڑکا تھا، اب دوستی ہوگئی، شادی ہوگئی، لیکن جب اس کے گھر گئی تو جوڑ نہیں ہو سکا بالآخر طلاق کی نوبت آگئی، تو دوستو! شریعت میں کفو اسلئے بتایا گیا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے، اگر غیر کفو میں کوئی کر لے تو نکاح ہو جاتا ہے،

نکاح میں دو فرض ہیں

تو دوستو! اللہ نے نکاح کو آسان کر دیا، چنانچہ دیکھو نکاح میں کل دو ہی فرض ہیں، ایک تو ایجاب وقبول اور دوسرے دو گواہوں کی موجودگی، دو گواہوں کی موجودگی میں کسی نے کہا کہ میں نے فلاں کی بیٹی سے نکاح کر لیا بس نکاح ہو جائے گا، مہر کا ذکر نہ کرے تو بھی نکاح ہو جائے گا، البتہ مہر مثل دینا ضروری ہوگا، رہا خطبہ تو اس کا پڑھنا سنت ہے، البتہ اس کا سننا واجب ہے۔

آسان نکاح کی ایک مثال

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ طواف کر رہے تھے، طواف کرتے ہوئے حضرت عروہ نے کہا کہ مجھ کو اپنی دامادی میں قبول فرمالیجئے، آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، مدینہ پاک میں جب حضرت عروہ سامنے سے گذرے تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ بیٹے کیا ارادہ ہے؟ تو حضرت عروہ نے کہا کہ حضرت میں تو اس کا شائق ہوں، فرمایا چلو، گھر لے گئے، ان کے دو بیٹے موجود تھے، اُن کو بلایا اور اپنی بیٹی سوداء کا نکاح حضرت عروہ سے کر دیا، دیکھو دوستو! یہ کون ہے؟ حضرت عمر فاروقؓ کی پوتی، حضرت عبداللہ

ابن عمرؓ کی بیٹی، مگر کسی کو نہیں بلایا، کیا ان کے چچا، ماموں، بھانجے، بھتیجے اور دوسرے رشتہ دار موجود نہیں تھے؟ ہمارے زمانہ کا عجیب دھوکہ ہو گیا ہے، بعضے لوگ اسی میں پریشان ہو جاتے ہیں، اسی میں آدمی کی شریعت اور دینداری بھی ضائع ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ ہم دینی کام کر رہے ہیں، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے گھر میں بلا کر اپنی بیٹی سوداء کا نکاح کر دیا،

آسان نکاح کی دوسری مثال

دو صحابی جا رہے ہیں، ایک نے کہا کہ ذرا اس گھر میں میرا پیغام لے جاؤ کہ اپنی بیٹی سے نکاح کر دیں، وہ گئے مگر کچھ دیر ہو گئی تو پوچھا بھائی کیا ہوا، تب فرمایا کہ ان لوگوں نے کہا کہ سلمان فارسی بہت بوڑھے ہیں، ہاں اگر تمہیں نکاح کرنا ہو تو کرو، بس انہوں نے میرے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا، دوستو! اس طرح ان کا نکاح ہو گیا، (طبرانی ۴/۲۷۵)

اب نکاح مشکل اور بدکاری آسان

دوستو! اس زمانے میں دین پر چلنے کا کتنا مزاج تھا، اس لئے وہاں نکاح آسان تھا، لیکن جب ہم نے رسم و رواج شروع کر دیئے تو نکاح مشکل اور بدکاری آسان ہو گئی، ایسے واقعات سننے میں آتے ہیں کہ

مارے شرم کے سر جھک جاتا ہے، جب روتے ہوئے دعا کرانے آتے ہیں تو معلوم پڑتا ہے کہ ہمارا معاشرہ کہاں پہنچ چکا ہے، رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے عمر گذرتی رہی شادی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ایسے حالات پیش آئے،

لڑکا خود نکاح کی درخواست کرسکتا ہے

میرے بزرگو دوستو! شریعت کا ایک مزاج ہے، دین کا ایک ہے مزاج، حضرت علیؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں، حقیقی چچا ابوطالب کے لڑکے ہیں، خود جاکر کہتے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فاطمہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں (مجمع الزوائد ۲۰۵/۵) ہمارے یہاں کوئی کہے تو کہیں گے کہ کتنا بے شرم ہے، سگی بھتیجی سے نکاح جائز نہیں لیکن چچیرے بھائی کی بیٹی سے نکاح جائز ہے، حقیقی بھانجی سے نکاح جائز نہیں ہے، لیکن چچیری بہن کی لڑکی سے نکاح جائز ہے،

حضرت فاطمہؓ کا بابرکت نکاح

دین ہمارا کتنا آسان ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے کچھ انصار اور مہاجرین کو بلالاؤ، اس وقت مدینہ پاک اپنی عظمت و بزرگی کے

باوجود کوئی بہت بڑا شہر نہیں تھا، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مدینہ پاک کی جو زمین جسدِ اطہر سے لگی ہوئی ہے وہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے، اتنا عظیم مقام ہے مگر اس عظمت و تقدس کے باوجود رقبۂ مکانی کے اعتبار سے اس وقت مدینہ پاک بہت بڑا شہر نہیں تھا،

مسجد نبوی میں پورا مدینہ

شیخ حبیبؒ صاحب مرحوم جو مدینہ پاک کے ذمہ دار رہ چکے تھے، ابھی چند سال پہلے ان کا انتقال ہوا، انہوں نے دعوت دیا، حضرت مولانا طلحہ صاحب تشریف لے گئے، حضرت مولانا یونس صاحب سہارنپوری مدظلہ بھی تھے، مجھ سے کہا کہ تم بھی چلو، اس وقت فرمانے لگے کہ میں یہاں کا ذمہ دار رہ چکا ہوں، میں نے مدینہ پاک کا پرانا نقشہ دیکھا ہے، جتنی بڑی ابھی مسجد نبوی ہے پورا مدینہ پاک اس میں آگیا، اس سے اندازہ لگائیے کہ مدینہ پاک بڑا شہر نہیں تھا، باہر ہی مسجد غمامہ ہے جہاں عید کی نماز پڑھی جاتی تھی، لیکن ان سب کے باوجود سب کو نہیں بلایا گیا، کہ پیاری بیٹی فاطمہ زہرۃ کا نکاح ہے سب لوگ جمع ہو جاؤ، آپ ﷺ کا ننھیال وہیں تھا اور رشتہ دار تھے، اور صحابہ کرام جو قریش تھے ہجرت کرکے تشریف لائے تھے، لیکن اس موقع پر کسی کو نہیں بلایا گیا،

آقائے دو جہاں کی صاحبزادی کا نکاح اور رخصتی

میرے بزرگو دوستو! نکاح پڑھایا آپ ﷺ نے، نکاح ہو گیا، شام کو حضرت امِّ ایمن نے پیدل پہنچا دیا، حسنِ حسین کے حوالے سے اس بابرکت نکاح کی تفصیل حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحیؒ نے نقل کیا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر ابھی پندرہ سال کی تھی کہ کئی بڑے بڑے گھرانوں سے پیام آئے لیکن حضور ﷺ خاموش رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر اس وقت تقریباً اکیس سال تھی۔ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں جا کر پیغام دوں لیکن یہ سوچتا تھا کہ آخر یہ کام کیسے ہوگا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ آخر کار حضور اقدس ﷺ کی شفقت و محبت نے ہمت بندھائی اور میں حاضر ہو گیا اور اپنا مدعا ظاہر کیا۔ رسول اللہ ﷺ انتہائی خوش ہوئے اور فوراً قبول فرما کر دریافت فرمایا:

''علی! تمہارے پاس کچھ مال بھی ہے؟ میں نے کہا: حضور ﷺ ایک گھوڑے اور زرہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑا تو سپاہی کے پاس رہنا ہی چاہیئے۔ جاؤ اپنی زرہ بیچ ڈالو۔ حضرت علیؓ گئے اور کم و بیش چار سو درہم میں اپنی زرہ بیچ آئے۔

رسولِ خدا ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر کچھ خوشبو وغیرہ منگوائی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ ابوبکر، عثمان، طلحہ، زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) اور چند انصار کو بلا لاؤ۔ جب یہ لوگ آکر بیٹھ گئے تو آپ نے نکاح کا خطبہ پڑھا۔ اور تمام عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نہایت سادگی کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کردیا۔ آپ نے اعلان فرمایا: گواہ رہو میں نے چارسو مثقال چاندی پر اپنی بیٹی (حضرت) فاطمہ کا نکاح علی کے ساتھ کردیا ہے اور علی نے اسے قبول کرلیا ہے۔ اور دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے۔ آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ ان دونوں میں محبت اور موافقت پیدا فرمایئے۔ برکت بخشئے اور صالح اولاد عطا فرمایئے۔'' نکاح کے بعد چھوہارے بانٹے گئے اور شب میں امّ ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ انتہائی سادگی کے ساتھ حضرت فاطمہ کو حضرت علی کے گھر بھیج دیا۔ عشاء کی نماز کے بعد رسول خدا ﷺ خود پہنچے اور دونوں کے حق میں دعا فرمائی۔ رسول خدا ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کے ساتھ جو سامان دیا وہ چاندی کے بازو بند، دو یمنی چادریں، چار گدّے، ایک کمبل، ایک تکیہ، ایک پیالہ، ایک چکّی، ایک پلنگ، ایک مشکیزہ اور گھڑا تھا۔ (اسوۂ رسول اکرم، ص ۶۱۱)

باپ بیٹی کی بے مثال محبت

کتنی محبت تھی آپ ﷺ کو اپنی بیٹی سے، ویسی محبت کوئی اپنی بیٹی کو نہیں دے سکتا یاد رکھو، جب سفر میں حضور پاک ﷺ تشریف لے جاتے تو سب سے آخری ملاقات حضرت فاطمہ سے فرماتے، جب سفر سے واپسی ہوتی تو سب سے پہلے ملاقات فاطمہ سے فرماتے تھے، (سبل الھدیٰ ۴۲/۴۲۷) جب تشریف لاتیں تو آپ ﷺ مارے محبت کے کھڑے ہو جاتے، اور جب آپ ﷺ تشریف لاتے تو وہ بھی مارے محبت کے کھڑی ہو جاتیں، رخصتی مدینہ پاک میں ہوئی،

دوستو! ابھی ہم نے عرض کیا کہ اس وقت مدینہ پاک کوئی بہت بڑا شہر نہیں تھا، لیکن ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: بیٹی، ہم کو یہ بھی پسند نہیں کہ تمہارا مکان اتنی دور رہے، کہا کہ ابا جان مکان بدل لیجئے، فرمایا کہ بیٹی میں ازواجِ مطہرات کے سلسلہ میں کئی بار بدل چکا ہوں اب مجھے غیرت آتی ہے، انصاری صحابی کو معلوم ہوا تو دوڑے ہوئے آئے اور فرمایا: یارسول اللہ ﷺ میرا جو مکان آپ قبول فرمالیں وہ بہتر ہے اس مکان سے جو میرے پاس رہے، آپ بدل لیجئے، تب حضرت فاطمہؓ کا مکان بدلا گیا، تو لائن سے ازواج مطہرات کے مکان کے بعد آپ کا مکان تھا، اور وہیں

دفن بھی ہوئیں، ایک قول ہے بقیع میں اور میں نے سلام پیش کیا تو ایسا ذوق ہوا کہ یہیں مدفون ہیں، بہر حال حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی محبت تھی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اتنی دوری بھی گوارا نہیں ہوئی،

باپ بیٹی کی سرگوشی

مرض الوفات میں ازواج مطہرات تشریف فرما ہیں، حضرت فاطمہ ابا جان کے قریب ہیں، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ارشاد فرمایا تو رونے لگیں اور پھر کچھ ارشاد فرمایا تو ہنسنے لگیں، اب ازواج مطہرات دیکھ رہی ہیں کہ باپ بیٹی کی کیا بات ہو رہی ہے، حضرت عائشہ صدیقہ نے پوچھا بیٹی بتاؤ کیا بات ہوئی، فرمایا کہ ابا جان کا راز فاش نہیں کروں گی، راز کی بات آدمی کس سے کہتا ہے، آپ اپنے بارے میں غور کریں آدمی بیوی سے کہتا ہے، خیر! اس کے بعد جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ نے پوچھا کہ بیٹی اب تو بتا دے کیا بات تھی تو فرمایا کہ ایسا فرمایا تھا کہ بیٹی میں اسی مرض میں دنیا سے چلا جاؤں گا، یہ سن کر میں رونے لگی، باپ کی موت کی خبر سن کر بیٹی کیوں نہ روئے، پھر فرمایا بیٹی میرے اہل بیت میں سے تم سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کروگی، یہ سن کر میں ہنسنے لگی (بخاری، ۵۳۲/۱) دوستو! غور

کریں اس کا مطلب کیا ہوا، یہی تو ہوا کہ تم سب سے پہلے میرے انتقال کے بعد میرے خاندان میں سے انتقال کروگی، آپ اپنی بیٹی سے کہئے کہ بیٹی میرے بعد تو مر جائے گی، دیکھئے کیا ہوتا ہے، آپ ﷺ مرنے کی اطلاع دے رہے ہیں تو ہنسنے لگیں، اندازہ لگایئے محبت کا، مگر ایسی محبوب بیٹی کا نکاح آپ ﷺ نے اس طرح سادگی سے کیا،

قربانی کون دے گا؟

میرے بزرگو دوستو! نکاح میں جو جہیز کا معاملہ آتا ہے تو یہ سب رسم ورواج ہے، ہم رواج اور سماج کی پابندی کب تک کرتے رہیں گے، دین کا نمونہ کون پیش کریگا، ہم لوگ قربانی نہیں دیں گے تو کون دیگا، ہم لوگ سب کی رعایت کریں کہ معاشرہ یہ ہے، خاندان والے یہ چاہتے ہیں، اور اللہ پاک اور رسول پاک ﷺ کی رعایت نہ کریں، تو کتنی سنگین بات ہے،

اسلام کی دعوت پیش کرنے والا نکاح

ایک آدمی مسجد کے پاس پہونچا، پوچھا کہ شادی ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں، اس نے کہا میں دیکھنا چاہتا ہوں، تو دیکھا کہ مسجد میں نکاح ہو گیا

اور بیٹی کو لڑکے کے گھر بھیج دیا گیا، تو پوچھا کہ نکاح ہو گیا، کہا گیا ہاں، تو اس نے کہا کہ مجھے ابھی مسلمان بنالو، اس نے مسلمانوں کی سادگی والا نکاح دیکھ کر اسلام قبول کرلیا، دوستو! آج ہم تو مانع اور رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، شادی بارات ہنگامہ، سب کرتے ہیں، جہیز کا مسئلہ اور لین دین ہوتا ہے، اور اب تو تصویر کشی اور باجا گاجا بھی ہوتا ہے، اللہ معاف فرمائے، کتنا زیادہ دین وایمان تباہ ہوتا ہے، شادی بجائے خانہ آبادی ہونے کے آدمی کے لئے خانہ بربادی ہوجاتی ہے، اور ذریعہ ہم لوگ بنتے ہیں،

جہیز کی حقیقت

میرے بزرگو دوستو! آج حضرت فاطمہ زہراء کے نام پر جہیز لیا دیا جاتا ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو جہیز دیا تھا، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل جہیز نہیں دیا تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے، کہا کہ زرہ ہے، وہ زرہ پانچ سو درہم میں بیچی گئی تھی، اور حضرت ام سلمٰی سے کہا گیا تھا کہ اس میں انتظام کریں، اور اس پیسے سے سارے سامان کئے گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جہیز نہیں دیا تھا (شرح مواہب، ۲/۳۷۳) اگر یہی بات تھی تو حضرت ام کلثومؓ اور حضرت رقیہؓ کو جہیز کیوں نہیں دیا تھا، اسکا ذکر کیوں نہیں آتا،

ایک قابل غور بات

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ سال کی عمر میں ابو طالب سے پرورش کے لئے لے لیا تھا کہ میں پرورش کروں گا، ساتھ میں رکھا تھا، جب ہجرت کرنے لگے تو بستر پر کون سویا تھا؟ حضرت علی ہی تھے، گھر کے آدمی تھے، گھر میں سب کچھ جانتے تھے کہ کونسی امانت کس کی ہے، اس لئے ہجرت کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا کہ سب کی امانت پہنچا کر آؤ،

حضرت علیؓ کا مرتبہ

اور مدینہ پاک میں ایک موقع پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پچاس مہاجرین کو پچاس انصار کا بھائی بنایا، سب اپنے اپنے بھائی کو لے گئے، دنیا اس کا نمونہ پیش نہیں کرسکتی جو انصار نے پیش کیا، حضرت علی اس مجمع میں تھے، اکیلے رہ گئے اور رونے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں روتے ہو؟ کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سبکو بھائی بنادیا اور میں اکیلا رہ گیا، میرا کوئی بھائی نہیں بنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو (البدایہ والنہایہ، ۳/۲۴۱، ۲۴۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوارہ نہ فرمایا کہ حضرت علی کو کسی اور کے ساتھ بھیج دیں، بچپن سے پرورش کی تھی تو گھر بار کا انتظام کون کرتا، اس لئے یہ سارا انتظام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اب آج جہیز کے نام پر لوگ جو مانگتے ہیں وہ حرام ہے، امداد الفتاویٰ میں دیکھ لو، لڑکی والے جو کہتے ہیں کہ لڑکی کو اتنا چڑھانا پڑے گا یہ بھی جائز نہیں ہے، حرام ہے،

دولہے کا جوڑا

اسی طرح دولہے کا جوڑا، یہ بھی ہمارے زمانہ کا دھوکہ ہے، ایک بڑے آدمی کے لڑکے کا نکاح تاج محل ہوٹل میں تھا، میں نے کہا کہ مسجد میں نکاح کراؤ تو پڑھا دوں گا، ورنہ بڑے سے بڑا ہوٹل لے لو میں وہاں نکاح پڑھانے نہیں جاؤں گا، میں نے کہا کہ آپ تو ماشاء اللہ بہت پڑھے لکھے آدمی ہیں، آج تمہارے لڑکے کی شادی ہے، تمہارے پاس پیسے تو ہوں گے نہیں؟ یہ سن پر ان کے کان کھڑے ہوگئے، میں نے کہا کہ آپ کا لڑکا جو کپڑا پہنے گا وہ تو دولہن کے گھر سے آئے گا، سوچو! تم کتنے بے شرم ہو کہ بچپن سے اپنے لڑکے کو پڑھایا لکھایا، سب کچھ کیا خرچہ تم نے دیا، اور آج شادی کے دن کپڑا لڑکی کے گھر سے لے آئے، کتنے بے شرم ہو، کیا عقل تم کو نہیں آئی کہ اب تک سب کچھ تم نے کیا اور نکاح میں ان لڑکی

والوں کا کپڑا لے کر پہنایا،

جو شریعت کے خلاف وہ عقل کے بھی خلاف

اسی طرح لڑکی والے بھی بے شرم ہوتے ہیں کہ لڑکی کا کپڑا مانگتے ہیں، اپنی لڑکی کو پڑھایا لکھایا، کھلایا، اور آج کپڑا وہاں کا پہنے، خیر! یہ سن کر ان کے کان کھڑے ہوگئے کہ بات تو آپ صحیح کہتے ہیں، میں نے کہا: جو شریعت کے خلاف ہے وہ عقل کے بھی خلاف ہے، یہ سب کرتے ہیں، حاجی، مولوی، نمازی، الا ماشاء اللہ، رسم و رواج بعد میں سبھی کرنے لگے، دوستو! شریعت کے مطابق ہی کرنا، اس کے خلاف نہ کرنا ہی ہماری بندگی کا تقاضہ ہے،

بارات کا مسئلہ

رہ گیا بارات کا مسئلہ تو شریعت میں کوئی بارات نہیں، آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ کے نکاح میں جن کو بلایا تھا کھانا نہیں کھلایا تھا، کہیں اب تک ثابت نہیں، لڑکی والوں کے یہاں آدمی چڑھ کر جاتا ہے اور کھانا بھی کھاتا ہے، ہاں اگر دو چار آدمی کہیں دور گئے ہوں تو الگ بات ہے کہ وہ اب کہاں کھائیں گے، لیکن گاؤں اور شہر کی، قریب کی بات ہے، گاؤں کی

لڑکی اور گاؤں کا لڑکا، اپنے اپنے کام کرتے رہیں گے اور شادی کے وقت باراتی بن کر پہونچ جائیں گے، یہ کونسا دین ہے؟ یہ رسم و رواج ہے، دین یہ ہے کہ نکاح کرے اور رخصتی کرے، پھر دوسرے دن ولیمہ کرے، مگر ہمارے معاشرہ میں شریعت کی باتیں نکلتے نکلتے اس طرح شادیاں ہونے لگی ہیں کہ دیکھ کر کوئی فرق نہیں کرسکتا کہ مسلمان کی شادی ہے یا غیر مسلم کی

ولیمہ کی سادگی

اب رہا مسئلہ ولیمہ کا، حضرت علی نے ولیمہ میں جَو اور مکئی ہی کھلا دیا تھا (طبرانی ۲۰۹/۹) آقا مولیٰ حضور پاک ﷺ نے تین طرح سے ولیمہ کیا ہے، نمونۂ عمل کی بات آئی تھی، یاد رکھو، حضور پاک ﷺ نے تین طریقہ سے ولیمہ کیا اور امت کو نمونہ بتلایا، ایک ولیمہ اس طرح ہوا تھا کہ سفر میں نکاح ہوا، رخصتی بھی سفر میں ہوگئی، حضور پاک ﷺ نے صبح کو دسترخوان بچھوا دیا، اور صحابہ کرام سے فرمایا کہ تمہارے پاس جو کچھ ہو لے آؤ، یہ نہیں فرمایا کہ میرا کھاؤ، سفر میں جو کچھ تھا صحابہ کرام نے لاکر رکھ دیا، فرمایا کہ کھاؤ، تمہاری ماں کا ولیمہ یہی ہے (بخاری، ۵۳/۱، ۵۴)

عظمت وتقدّس کی بلندی

دوستو! ہماری ماں ہیں یہ ہمیں کس نے بتایا، ابّا نے بتایا یہ تمہاری اماں ہیں، بہن نے بتایا ہے تمہاری اماں ہیں، اس پر ہم ماں کو پہچانتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں، یہ ساری امت کی مائیں ہیں، اور یہ اللہ نے بتایا کہ یہ سب تمہاری مائیں ہیں "وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُم" (احزاب ٦) کتنا عظیم ہے یہ مقام ورتبہ،

غریب کے لئے ولیمہ کا بہترین نمونہ

حضور پاک ﷺ کو نمونہ پیش کرنا تھا، تو غریب کے لئے یہ نمونہ ہے، ایک غریب بچہ ہے یتیم ومسکین ہے، مقروض ہے، تو اسکو یہ کہنا چاہئے کہ چچا آپ لے آنا، ماموں آپ لے آنا، کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لے آؤ، حالانکہ آپ جو چاہے کھلا سکتے تھے، ایسے موقع پر شریعت و سنت کی یہ بھی ایک پابندی ہے اور شریعت وسنت کی پابندی آدمی معاملات ومعاشرت میں کریگا تو اللہ والا بنتا ہے، شریعت چھوڑ کر کوئی شخص اللہ والا نہیں بن سکتا، صرف الفاظ کا دھوکہ ہوگا، معاملات میں عبادات میں کہیں بھی آدمی اللہ کی نافرمانی کریگا تو اللہ والا نہیں بن سکتا،

میرے بزرگو دوستو! اگر غریب کا ولیمہ ہو تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ بیٹا کھانا ہم لیکر آئیں گے، ایک یتیم لڑکے کا نکاح ہوا تو میں نے کہا: بیٹا کل صبح آجانا، الحمد للہ اللہ کا احسان ہے، ان کے لئے کھانا گھر میں پکوالیا، اور اس طرح اس کا ولیمہ کردیا،

نومسلم لڑکے کا ولیمہ

ایک لڑکا نومسلم اور لڑکی نومسلم تھی، لندن سے ایک صاحب ملنے آئے تھے اور ہمارے ایک دوست تھے، میں نے کہا ایک ضروری کام سے جانا ہے جھونپڑ پٹی میں، جھونپڑ پٹی تھی اس زمانہ کی، نیچے کیچڑ، پیر خراب ہو جائیں، اب تو راستے صحیح بن گئے ہیں، ۲۵۔۳۰ سال پرانی بات ہے، وہ لوگ بولے کہ ہم بھی چلیں گے، میں نے کہا کہ آپ تو سیٹھ لوگ ہو، میں غریب آدمی وہاں گھس جاؤں گا جھونپڑ پٹی میں، خیر اب سب چلے، راستہ میں کہیں کیچڑ ہے، کہیں کچھ ہے، لڑکا اعظم گڑھ کا تھا اور لڑکی یہاں کی، میں نے کلمہ پڑھایا اور نکاح کرایا، اور ہمارے دوستوں نے کہا کہ ولیمہ ہم لوگ کریں گے، دوستو! دیکھو دین میں نکاح کتنا آسان ہے،

ایک نصیحت آموز قصہ

اب حضرت تھانویؒ کا بیان کیا ہوا قصہ سنا دوں، لکھا ہے کہ ایک نوجوان لڑکا تھا، اسکا باپ بیمار ہوا، دوا علاج کیا، قرض لیا، لیکن انتقال ہو گیا، برادری کھانے والی تھی، تیجا، چالیسواں وغیرہ، جواُن کے یہاں ہوتا ہے، رسم ہے، نہا دھو کر اس طرح پہونچتے ہیں کہ جیسے شادی میں جا رہے ہیں، برادری پہونچ گئی، کھانا تیار تھا، اس نے دستر خوان لگا دیا، سب ہاتھ دھو کر بیٹھ گئے تو اس نے کہا: صاحبو! ذرا میری ایک بات سن لو، اس نے کہا: میرے ابا بیمار تھے سب کو معلوم ہے؟ سب نے کہا معلوم ہے، پھر کہا کہ قرض لیا، دوا علاج کرایا مگر انتقال کر گئے، سب کو معلوم ہے، سب نے کہا کہ معلوم ہے، میں نے آپ سے قرض لیا، قرض کا ایک غم تھا مجھ کو، لیکن اگر ابا زندہ ہوتے اور اچھے ہو جاتے تو سوچتا کہ قرض لیا، مگر چلو ابا تندرست ہو گئے، لیکن ابا مر گئے تو دوہرا غم ہوا، اب میرا کوئی سرپرست نہیں رہا، آپ لوگ جو بڑے چچا ہو، دادا نانا ہو، بھائی ہو، آپ لوگوں کو کیا کرنا چاہئے تھا، میں مقروض ہوں، ابا کا انتقال ہو گیا، اسکا غم ہے، آپ لوگوں کو تو میری مدد کرنا چاہئے تھا، میرا تعاون کرنا چاہئے تھا، آپ کہتے کہ بیٹا کچھ ہم سے

لے لو، کاروبار کرو، آپ کہتے کہ بیٹا تم یہ لو ہم مدد کرتے ہیں، لیکن تم کیسے بے شرم ہو، کہا: یہی میرے ساتھ ہمدردی ہے، اس لڑکے نے سب کچھ سنانے کے بعد کہا: اچھا صاحبو! اب کھاؤ، تو دوستو! یہ سب کچھ سننے کے بعد بھلا اب کون کھائے گا؟ برادری نے کہا کہ بھائی لڑکے نے سخت انداز میں کہا مگر سچ بات کہی ہے، آج طے کرلو، یہ رسم اب ہماری برادری میں نہیں ہوگی، دوستو! آج بھی یہی حال ہے غریب کی شادی ہوتی ہے، مقروض ہوتا ہے، سامان گروی رکھے ہوتا ہے اور ولیمہ کے نام پر لوگ ہاتھ دھو کر بیٹھ جاتے ہیں، کہ ولیمہ کھانے آئے ہیں، سنت ادا کرنے آئے ہیں، حالانکہ اس وقت سنت یہی تھی جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اپنا لے آؤ، تو ہم آپ کہتے کہ بیٹا کھانا ہم لیکر آئیں گے،

ایک پیالہ دودھ سے ولیمہ

دوسرا ولیمہ حضور پاک ﷺ نے اس طرح کیا، حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میرا ولیمہ اس طرح ہوا تھا کہ ایک پیالہ دودھ ہدیہ آیا تھا، خریدا نہیں گیا تھا، فرماتی ہیں کہ وہی پی لیا گیا اور پلا دیا گیا (مسند احمد ۹/۲۲۷) اور میرا ولیمہ ہو گیا،

دوستو! دین کتنا آسان ہے، فرماتی تھیں کہ مجھ سے بڑھ کر بہتر وبرتر ولیمہ کسی کا ہوتو بتلاؤ؟ اب ولیمے کے لئے ہنگامہ کرتے ہیں قرض بھی لیتے ہیں، نام نمود دکھاوے کے لئے کرتے ہیں، نام نمود کی دعوت میں جانا ہی صحیح نہیں، مقابلہ کی دعوت میں کھانا صحیح نہیں ہے کہ اس نے اتنا کھلایا ہم اتنا کھلائیں گے، امدادالفتاویٰ دیکھ لو،

دودھ اور بسکٹ سے ولیمہ

میرے بزرگو دوستو! ایک لڑکے کا نکاح ہوا، وہ نومسلم تھا، نکاح ہم نے پڑھایا، کہا کہ بیٹا صبح آجانا، گھر میں کوئی تھا نہیں، ہم فجر بعد سبق پڑھاتے تھے بہشتی زیور کا، توان ساتھیوں کولیکر گھر آئے اور دودھ اور بسکٹ لے لیا، ولیمہ ہوگیا، بعض دوستوں نے کہا کہ ہم اسکا ولیمہ کریں گے، شام کو کریں گے، یہ کھانا ہوجائیگا، تاکہ لڑکے کا تھوڑا حوصلہ پورا ہوجائے کہ ہمارا ولیمہ ہوا ہے،

نکاح کو دشوار بنادینے کا سنگین نتیجہ

میرے بزرگو دوستو! دین کتنا آسان ہے، شریعت کتنی آسان ہے، اگر ہم اس نمونہ پر عمل کریں تو بتایئے کوئی دشواری رہے گی شادی بیاہ

میں؟ کتنی لڑکیاں غیروں کے ساتھ چلی گئیں، کیسے حالات ہوتے ہیں، ہم سب بھی گناہ میں شریک ہو جاتے ہیں، چند پیسے چند ٹکے ہوتے ہیں جسکی وجہ سے انسان دوڑتا بھاگتا ہے، بہت سی پڑھی لکھی عورتیں، جو دنیا کی پڑھی لکھی ہوتی ہیں غیروں کا ہاتھ پکڑا اور چلی گئیں، اعلیٰ کالج کی لڑکیاں غیروں کے ساتھ جا چکی ہیں، یہی ہوتا ہے، یونیورسٹی کی پڑھی لکھی ایک سید گھرانے کی لڑکی ساتویں کلاس کے لڑکے کے ساتھ نکاح کے لئے تیار تھی لیکن باپ کی ناک کٹ رہی تھی، نکاح نہیں کرایا تو لڑکی بغیر نکاح کے عیسائی کے ساتھ چلی گئی۔

شریعت کی پابندی میں ہر چیز آسان ہے

میرے بزرگو دوستو! جب ہم لوگ سماج کی پابندی کرتے ہیں، تو کیا کیا سخت حالات پیش آتے ہیں، لیکن جب آدمی شریعت وسنت کی پابندی کرے گا تو اس کی بے شمار برکتیں دیکھے گا، دین آسان، ہر چیز آسان، ہمارے تین لڑکے اور مولوی تسلیم، الحمد للہ چار لڑکے، ہر نکاح میں تین سو روپیہ خرچ ہوا تھا، اور میرے نکاح میں پچہتر روپئے خرچ ہوئے تھے، مولوی عطاء اللہ کا نکاح ہوا، مرشدی حضرت الشاہ مولانا عبدالحلیم صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ نے نکاح پڑھا دیا، وہ گورینی جونپور میں پڑھتے تھے،

ہم بمبئی جارہے تھے تو لڑکی کے باپ سے کہا کہ شعبان میں لڑکی بھیج دینا، والدہ عطاء اللہ سے کہا کہ اچھا کھانا پکانا اور ایک مہمان کو بلا لینا ولیمہ ہو جائیگا، مفتی حبیب وہیں پڑھتے تھے، ان کی ماں بمبئی ہی میں تھی، جمعہ کو آگئے، ہم نے نکاح پڑھا دیا اور ان کی ماں کو فون کر دیا کہ تمہارے بیٹے کا نکاح ہوگیا، دوستو! اس میں کیا مسئلہ ہے جو سارا ہنگامہ کرتے ہیں،

نکاح پڑھانے کے لئے کسے بلائیں؟

حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ نکاح فرمارہے ہیں مدینہ پاک میں، ان کا شمار بہت مالدار صحابہ میں ہوتا ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کپڑے پر رنگت تھی، پوچھا عبد الرحمن ایش هذا؟ یہ کیا ہے؟ یہ رنگت تمہارے کپڑے پر! تو جواب دیا کہ میں نے نکاح کرلیا ہے، قریشی خاندان مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے آئے، سب سے بڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، لیکن خبر تک نہ دی کہ نکاح پڑھا دیجئے، اور آج یہ ہوتا ہے کہ نکاح پڑھانے کے لئے بھی اِن کو بلاؤ، اور اُن کو بلاؤ، دوستو! یہ بھی شریعت کا مزاج نہیں ہے کہ فلاں جگہ سے مولانا صاحب کو بلاؤ، فلاں کو بلاؤ نکاح پڑھا دیں، صحابہ کرام نے یہ بالکل نہیں کیا تھا، ہمارے حضرت رحمۃ اللہ

علیہ فرماتے تھے کہ اگر نکاح پڑھوانا ہی مقصد شریعت ہوتا تو آپ ﷺ صحابہ کرام کے نکاح ہی پڑھاتے رہتے، کبھی یہاں کبھی وہاں، فرمایا کہ اگر ایسا ہوتا تو کارِ نبوت معطل ہو جاتا، یہ مزاج نہیں ہے شریعت کا، دین کتنا آسان ہے، ہماری شریعت کتنی آسان ہے،

لوگوں کی من مانی

دوستو! اس وقت چونکہ نکاحوں کا موسم ہے اس لئے ہر آدمی بس یہی سمجھتا ہے کہ شادی میں من مانی کرے، ایک جگہ نکاح ہوا تو دیندار لوگ اس نکاح کو دیکھ کر ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ ایسا بھی کوئی نکاح ہوتا ہے، دوستو! دیکھو سادہ نکاح کو دیکھ کر دیندار لوگوں کا مزاج بھی بدل گیا کہ ناراض ہونے لگے،

طبیعت کو شریعت کے تابع بناؤ

میرے بزرگو دوستو! اسی لئے آج آپ دیندار لوگ جمع ہو، دینی فکر کے لئے جمع ہو، شریعت پر عمل کرو، اللہ راضی ہو جائیں گے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ کہ آدمی دانا اور عقلمند وہ ہے جو اپنی طبیعت کو شریعت کے تابع بنالے، ایسے موقع پر شریعت

اور طبیعت کا ٹکراؤ ہوتا ہے، معاشرہ کیا کہے گا، لوگ کیا کہیں گے، آدمی اس کو دیکھتا ہے شریعت کو نہیں دیکھتا، اسلئے گھر میں دینی تعلیم کرو، تربیت کرو، عورتوں کو دین کے موافق بناؤ تو جھگڑا کھڑا نہیں ہوگا،

گھر میں دیندار بیوی کی بات چلتی ہے

حیدر آباد میں جامعہ عائشہ نسواں ہے جہاں ۱۶۰۰ طالبات پڑھتی ہیں، ۶۹ عالمہ ہوئی ہیں، ۷ مفتیہ ہوئی ہیں اور ۱۷ حافظہ ہوئی ہیں، ۱۶۰۰ بچیاں پڑھنے والی، کچھ عورتیں اور آجاتی ہیں اور ان کا دور انتظام ہوتا ہے، وہاں مائک لگا دیا جاتا ہے، ایسا ٹیلی فون ہے کہ یہاں بات کرتے ہیں اور وہاں پہنچ جاتا ہے ماشاء اللہ، اس لئے بہت آسان ہے، تو ایک عالم نے بیان کیا کہ لوگ بیوی ہی کی بات مانتے ہیں، تو اگر تم دیندار بن جاؤ گی، دینی تعلیم حاصل کرلوگی تو تمہاری ہی بات گھر میں چلتی رہیگی،

بیوی کی نوج

انہوں نے قصہ سنایا کہ ایک بار ایک آدمی نے قتل کر دیا، پھر اس کے لئے بھی سزا کے طور پر قتل کا فیصلہ ہوگیا کہ اُسے پھانسی دے دی جائے

گی، اس کی بیوی بادشاہ کی بیوی کے پاس آئی، کہ ایک بات کیلئے آئی ہوں، آپ کو اسے پورا کرانا ہے، آپ بادشاہ سے کہہ دیجئے، کہا کہ کہہ دوں گی، بولو کیا بات ہے؟ تو اس نے کہا کہ میرے شوہر کو کل پھانسی ہونے والی ہے، آپ بادشاہ سے کہئے کہ اسکو پھانسی نہ دے، اس نے کہا ٹھیک ہے کہہ دیں گے، وہ چلی گئی، جب بادشاہ سلامت گھر آئے تو بیوی نے کہا کہ سنا ہے کہ کل کسی کو پھانسی ہونے والی ہے؟ کہا ہاں تو کہا کہ اس کو پھانسی نہیں دینا ہے، اکبر کا شعر ہے......

اکبر کبھی ڈرے نہیں برٹش کی فوج سے ☆ لیکن تباہ ہوگئے بیوی کی نوج سے

نوج یعنی جہاں سارا معاملہ ختم، بادشاہ نے کہا کہ اسکا تو اعلان ہو گیا ہے، کل اسکو پھانسی ہونے والی ہے، کہا کہ نہیں، اعلان کرائیے کل پھانسی نہیں ہوگی، کیسے ہوسکتی ہے، کچھ بھی ہو اُسکو پھانسی نہیں دینی ہے، اب بادشاہ پریشان ہوا، مشورہ کے لئے وزیر اعظم کو بلایا، اس نے کہا صاحب یہ کونسی بڑی بات ہے اگر ملکہ ضد کرتی ہیں، سب لوگ بیوی ہی کی بات مانتے ہیں، کہا کیا بات کرتے ہو، کہا کہ صاحب یہی ہوتا ہے، بادشاہ سلامت سب لوگ بیوی ہی کی بات مانتے ہیں، کہا کہ اچھا کل سب وزیروں کو بلاؤ، اور ابھی اعلان کردو کہ اس مسئلہ میں ابھی مزید غور ہوگا،

بیویوں کی بات ماننے والے

دوسرے دن سب وزراء جمع ہو گئے تو وزیر اعظم نے کہا کہ بھئی جو اپنی بیوی کی بات مانتا ہو اٹھ کر ادھر چلا جائے، اس لئے کہ یہاں ایک مسئلہ پر غور کرنا ہے، تو ایک اٹھ کر چلا گیا، دوسرا اٹھ کر چلا گیا، تیسرا اٹھ کر چلا گیا، چوتھا چلا گیا، پانچواں چلا گیا، اب سارے چلے گئے اور ایک شخص بیٹھا رہ گیا، اس سے پوچھا کہ تو کیوں وہاں نہیں گیا تو اس نے جواب دیا کہ میری بیوی نے کہا تھا کہ بھیڑ میں مت جانا، اس لئے میں یہاں اکیلے بیٹھا ہوں، تو وزیر اعظم نے کہا کہ بادشاہ سلامت دیکھا آپ نے، سب نے بیوی کی بات مانی،

دین کے کام میں بیوی کا تعاون

میرے بزرگو! جب گھر میں بیویوں کی تربیت کر لو گے تو وہ دین میں تمہاری معین و مددگار بن جائیں گی، گجرات کی جماعت آئی تھی، ہم بات کر رہے تھے کہ یہاں جو بولتے ہیں اپنے یہاں جا کر اس پر عمل کرنا، جو کچھ ہوتا ہے اللہ کرتے ہیں، تو گھر جا کر معاملات میں جھگڑا مت کرنا، اور ہم نے کہا تین دن برابر لگاؤ گے؟ تو وہ لوگ کہنے لگے کہ ہماری عورتیں

خود ہی بستر وغیرہ تیار کر لیتی ہیں جب جماعت کا ہفتہ آتا ہے، میرے دوستو! جو عورتیں رکاوٹ بنتی ہیں ان کی تربیت کرو تا کہ رکاوٹ نہ بنیں،

مالداروں کے لئے ولیمہ کا نمونہ

مسئلہ تھا ولیمہ کا، تو اب سمجھو کہ ولیمہ کا ایک تیسرا نمونہ ہے جو مالداروں کیلئے نمونہ ہے، حضور پاک ﷺ امیر و غریب سب کے نبی تھے، اس لئے تیسرا ولیمہ جو کیا وہ امیروں کے لئے نمونہ ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

اللہ نے نکاح کرایا

ایک نکاح آپ ﷺ نے حضرت زینب ؓ سے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا (احزاب ۳۷) کہ ہم نے نکاح کرایا، اللہ اکبر، اللہ فرماتے ہیں زینب کا نکاح ہم نے فرمایا، فرمایا کرتی تھیں کہ سب کا نکاح زمین پر ہوا ہے اور میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے، سب کا نکاح انسان پڑھاتے ہیں اور میرا نکاح میرے اللہ نے پڑھایا، سب کے نکاح کے واسطے پیغام لانے والے انسان ہوتے ہیں، اور میرا واسطہ حضرت جبرئیل تھے، ان کی بڑی قربانی تھی، اللہ نے ان

کو مقام و مرتبہ عطا فرمایا، حضور پاک ﷺ کی پھوپھی زاد، پڑھی لکھی، خوبصورت، ذہین و سمجھدار، لیکن غلام سے نکاح کرلیا، بھائی کی مخالفت، رشتہ داروں کی مخالفت، لیکن آیت نازل ہوئی تو مان لیا اور نکاح کرلیا، تو اللہ نے ان کو مقام و مرتبہ دیا اور آپ ﷺ کی بیوی بنایا،

گوشت روٹی سے ولیمہ

تو میرے بزرگو دوستو! ان کے نکاح میں آپ ﷺ نے بکری ذبح فرمائی اور گوشت روٹی سبکو کھلایا تھا (مسلم ۱/۴۶۰) یہ ولیمہ امیر کے لئے نمونہ ہے، مگر یہ یاد رکھیں کہ گوشت روٹی سب کو کھلایا گیا تھا، لیکن کہاں؟ گھر میں، ہال میں نہیں، ہال نہیں بک کیا گیا تھا، منڈپ نہیں لگا تھا، گھر میں صحابہ باری باری آتے رہے اور کھاتے رہے، عورتیں نہیں بلائی گئی تھیں، اب تک ہم کو کہیں نہیں ملا، عورتیں نکاح کرنے گئی تھیں، لیکن ولیمہ میں بلائی گئیں یہ ہم کو نہیں ملا، ہم نے علماء سے کہا کہ تحقیق کرو، اگر مل گیا تو ہم اسی دن اعلان کردیں گے،

عورتوں کو نصیحت

میں نے عورتوں کو ایک بار بیان کیا، اللہ کی بندیو! عید کی نماز

مردوں پر واجب ہے لیکن عورتوں سے معاف کردیا، مردوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے لیکن اللہ نے تم کو معاف کردیا، پنج وقتہ نماز جماعت سے پڑھنا واجب ہے مگر اللہ نے تم سے جماعت معاف کردی، فرض معاف ہے، واجب معاف ہے، سنت مؤکدہ معاف ہے، تو سنت کے لئے تمہارے لئے باہر نکلنا کیسے جائز ہوگا کہ ولیمہ کھاتی پھرتی ہو، اور پھر دیندار عورتیں روتی پھرتی ہیں کہ مرد تھے، لڑکے آگئے تھے، نامحرم لوگ آگئے تھے، جہاں مخلوط مجمع ہو حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں دعوت کھانا جائز نہیں، ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ وہاں جانا اور کھانا جائز نہیں، دوستو! کب تک ہم غیروں کی نقالی کرکے سماج کی رعایت کریں گے، ہمارا ایمان اللہ پر ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے، معاشرہ، سماج اور رسم ورواج پر ہمارا ایمان نہیں ہے، ایسے موقع پر صاف بات کہہ دینا چاہئے،

جماعت والوں کی بے نیازی

گجرات نوساری میں شادی تھی، کھانے کی ترتیب تھی، ایک عالم جماعت لیکر آئے ہوئے تھے، جناب مولانا اسمٰعیل گودھروی صاحب جماعت لیکر آئے تھے، شادی والوں کا اصرار تھا کہ چلو ہال میں کھانا کھاؤ، مولانا اسمٰعیل صاحب نے کہا کہ بھیجنا ہو تو یہیں بھیج دو، بھیجو نہ بھیجو، ورنہ ہم

اپنا چولہا جلالیں گے، ہم جماعت والے ہیں، ہمارے پاس ہمارا سامان ہمیشہ رہتا ہے،

سنّت چھوڑ کر برکت محال ہے

میرے بزرگو دوستو ! شریعت اور سنت چھوڑ کر کوئی سمجھے کہ برکت آجائے یہ نہیں ہوسکتا، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مَؤُوْنَۃً (مشکوٰۃ ۲۶۸ بیہقی) بہت باعثِ برکت نکاح وہ ہے جسمیں مشقت مؤونت کم ہو، فرمایا اعظم النکاح، بہت باعث برکت ہوتا ہے،

ایک عبرت انگیز واقعہ

آج سے پچیس تیس سال پہلے مرادآباد میں ایک شخص نے شادی کیا اور کھانے میں تین لاکھ روپئے خرچ کیا، تیس سال پہلے کی بات ہے آج کا پچاس لاکھ ہوگیا، نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بے ہودہ پن کی وجہ سے اور دین کو چھوڑنے توڑنے کی وجہ سے، لڑکے لڑکی میں میاں بیوی میں تناؤ اور ٹکراؤ ہوا اور طلاق ہوگئی، حضرت مولانا منظور نعمانی صاحبؒ کے بھتیجے کہنے لگے کہ اب وہ شخص کرایہ کا مکان لیکر رہتا ہے، دوستو عبرت کی بات

ہے نام ونمود کے لئے کتنا خرچ کیا، لیکن آج کرائے کے مکان میں رہتا ہے، اللہ کو ناراض کر کے کوئی ہرگز برکت وچین نہیں حاصل کرسکتا، نام ونمود کے لئے مخلوق کو دکھانے کے لئے اتنا کچھ کیا لیکن تباہ ہو گیا سب،

شادی کو سادی کرو

ایک آدمی اور کہنے لگے کہ ہمارے خاندان میں شادی ہوئی، پچاس لاکھ روپے خرچ کئے گئے، میں چاہتا ہوں آپ ذرا برادری والوں سے بات کیجئے، میں نے کہا ضرور بات کریں گے، ایک جگہ جمع ہو گئے، حکیم سعد صاحب اجمیری تشریف لائے، میں حاضر ہوا، پہلے تھوڑی بات انہوں نے کی، پھر ہم نے کی، ہم نے کہا دیکھو پیسہ تمہارے پاس ہے، ہم تمہیں پیسہ کا مصرف بتادیتے ہیں، تم مالدار لوگ بولتے ہو کہ شادی کریں گے تو شادی کرو، مگر شادی میں سے صرف تین نقطے نکالنا رہتا ہے کہ شادی کو سادی کرو، بس اب صحیح ہو گیا، لیکن تم لوگ کہو گے کہ ہمارے پاس پیسے ہیں، ہم کیا کریں؟

آٹھ یتیم لڑکیوں کا باپ

تو میں نے کہا دیکھو ایک آدمی نے شادی کی ایک لڑکی کی، اور دھوم

دھام سے کیا، ایک عالم نے کہا کہ بھائی اللہ نے تم کو مال دیا ہے، تم کئی غریب اور یتیم بچیوں کی اتنے میں شادی کر لئے ہوتے، کہا کہ ارے مولانا بس ایک ہی لڑکی تھی، اس لئے ارمان نکالا ہے، کہا کہ ارے بھئی تم نے تین لاکھ صرف ڈیکوریشن پر خرچ کئے، اتنے میں تو کئی یتیم بچیوں کی شادی ہوگئی ہوتی، بات نے دل پر کیا اثر کیا، کچھ دنوں کے بعد وہ شخص ان عالم کے پاس گئے اور کہا کہ میری لڑکیاں ہیں، نکاح آپ کو پڑھانا ہے، عالم نے کہا کہ تمہاری تو ایک لڑکی تھی اسکی شادی تو ہوگئی، اب کہاں تمہاری لڑکی ہے؟ کہا کہ میری بہت ساری لڑکیاں ہیں، آپ کو معلوم نہیں، آٹھ یتیم لڑکیاں تلاش کیا، ان کے رشتے تلاش کیا، ان سب کا نکاح آپ کو پڑھانا ہے تو اس نے مولانا کو بلا کر نکاح پڑھوایا اور رخصت کیا، آپ بولو جب سے وہ بچیاں اپنے گھر گئی ہوں گی تو کتنی دعاء دی ہوگی اس کو،

دوستو! اب ان بچیوں کے آنسو نہیں نکلے ہوں گے اس شخص کیلئے، کہ ہمارا باپ نہیں تھا، یہ ہمارا باپ بن گیا، سہارا نہیں تھا، یہ سہارا بن گیا، تو کتنی دعاء دی ہوگی ان بچیوں نے،

مال کا عمدہ مصرف

میں نے کہا کہ اللہ نے مال دیا ہے، دیکھو سینکڑوں گاؤں ایسے

ہیں جہاں مسجد مدرسہ نہیں ہے، کوئی گاؤں لے لو، کوئی شہر لے لو، ایک ایک ضلع تقسیم کرلو، ایک کمیٹی ایک ضلع لے لے، ہر گاؤں میں اتنی یتیم بچیوں کی شادی ہم کردیں گے، بیوہ عورتوں کے لئے مکان بنائیں گے، دو گھر تین گھر جہاں مسلمانوں کے ہیں، جہاں مسجد و مدرسہ نہیں ہے تو ان کو وہاں سے نکال کر مسلم آبادی میں منتقل کریں گے، کام شروع کرو، انشاء اللہ اللہ کے یہاں انعام ملے گا، تو ایک آدمی کہنے لگے کہ پانچ یتیم بچیوں کی شادی میں اکیلا کروں گا، میں نے کہا بچیاں میں بتادوں گا پیسے مجھے مت دو، تم خود ان تک پہنچا دینا، یہ میرا کام نہیں، آدمی پیسہ لیکر بدنام ہو جاتا ہے، چار کی شادی ہوگئی، ایک کی باقی ہے، انشاء اللہ اسکی بھی ہو جائے گی، تو دوستو! اللہ کیلئے آپ اپنی ترتیب بناؤ، حوصلہ بلند کرو،

یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

حدیث پاک میں آتا ہے حضرت سہل ابن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیان والی انگلی کے درمیان کشادگی فرمائی (مشکوٰۃ ۴۲۳، ترمذی ۱۳/۲)

اس لئے دوستو! جب اپنی بچی کی شادی ہوتو آپ ارادہ کرو کہ ساتھ میں ایک یتیم بچی کی شادی بھی کرائیں گے، اس پر جو برکت آئے گی آپ اس کا تصور نہیں کر سکتے، کتنے لوگوں نے ماشاء اللہ طے کرلیا ہے، آپ بھی کچھ طے کرو، آج پیسہ ہے تو خرچ کرو، مدرسہ مسجد بناؤ، یتیم بچے ہیں، بیوہ عورتیں، لڑکیاں سسک رہی ہیں، حتی کہ ایمان سے دور ہوتے جا رہے ہیں،

تسبیح وتلاوت کیساتھ معاملات کی درستگی بھی ضروری

میرے بزرگو دوستو! یہ سب باتیں اس لئے عرض کردیا کہ ہم لوگ دین کے لئے جمع ہوتے ہیں، قربانی دیکر کہاں کہاں سے آتے ہیں، تسبیح وتلاوت کا اہتمام ٹھیک ہے، اچھی بات ہے، لیکن اسی کے ساتھ معاشرت اور معاملات اور اخلاق صحیح ہو جائیں، یہی بات اصل ہے، گذشتہ ہفتہ معاملات کی بات کہی تھی، کئی دوستوں نے کہا کہ الحمد للہ ہم نے اپنے معاملات صحیح کر لئے، صاف صاف دوستوں نے کہا کہ ہم نے معاملات صحیح کرلیا، حق ادا کردیا،

اثر لینے والے

ایک بار بات ہوئی رات کو ڈھائی بجے ایک ڈاکٹر صاحب بھیونڈی گئے، اور جا کر بہن سے معافی مانگا، صلہ رحمی اور جوڑ کی کیسی برکت آئے گی، کر کے دیکھنے کی چیز ہے، میرے دوستو! کرنے والے کرتے ہیں، لیکن شادی بیاہ کے معاملہ میں ان باتوں کی سب کو ضرورت پیش آتی ہے، بچے بڑے بنیں گے، ہماری عورتیں ذمہ دار بنتی ہیں، اس لئے اپنی اپنی جگہوں پر خاص طور سے اپنی ذات سے بھی طے کر لے، اور موقع پیش آئے تو مشورہ بھی دے، دعاء بھی مانگے، اس سے انشاء اللہ سنت جاری ہوگی،

فیملی عالم بنائیے

خلاصہ سب باتوں کا یہ ہوگیا کہ شریعت مقدسہ نے ہر موقع پر جو احکام دیئے ہیں انہیں کسی جاننے والے سے پوچھ کر عمل کرنا چاہئے، جیسے آپ کے فیملی ڈاکٹر ہوتے ہیں ویسے ہی اپنا کوئی فیملی عالم بنائیے، ان سے پوچھ کر عمل کیجئے، من مانی مت کیجئے، جذبات چھوڑ دیجئے، اللہ کے لئے عمل کیجئے، آقا مولیٰ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی مبارک زندگی کا

نمونہ پیش فرمایا ہے، دیکھ لیا نمونہ کیسا پیش فرمایا، کتنی محبوب بیٹی کی شادی آپ ﷺ کے یہاں اور کتنی آسان!

ایک ضروری وضاحت

ایک بات اور سمجھ لیجئے تاکہ بات تھوڑی واضح ہو جائے، وہ یہ کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے شادی میں جو سادگی اختیار کی وہ پیسوں کی کمی کی وجہ سے نہیں تھی، جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں، پیسوں کا جہاں تک معاملہ ہے تو آپ ﷺ نے تو اتنا اتنا عطا فرمایا کہ کوئی تصور نہیں کرسکتا، وہاں تو پہاڑ سونے چاندی کے بن کر ساتھ چلنے کیلئے تیار، امت کیلئے جتنا کچھ خرچ کیا کوئی تصور نہیں کرسکتا، آپ ﷺ نے دس ہزار درہم کے جوڑے پہنے،

حضرت فاطمہؓ اور ازواجِ مطہرات کا مہر

دوستو! شادی کے معاملے میں ایک اہم معاملہ مہر کا ہوتا ہے، تو اس باب میں جان لو کہ آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ زہراءؓ کا پانچ سو درہم مہر رکھا تھا (شرح مواہب ۲/۳۷۴) اور خود آپ ﷺ کا جو مہر تھا، اکثر چار سو درہم تھا، ایک مہر چار سو دینار تھا (البدایہ ۴/۱۴۳)

ایک روایت میں پانچ سو درہم بھی آتا ہے (مسلم ۱/۴۵۸) حضرت ام سلمیٰ کا مہر برتنے کی کوئی چیز تھی، عام طور پر چار سو درہم سے کم مہر آپ ﷺ کا نہیں تھا، ایک دو کے علاوہ، اس زمانہ میں پانچ درہم کی بکری ملتی تھی، چار سو درہم کی اسّی بکریاں ہوئیں، تو یہ کل مالیت اسّی بکریوں کی قیمت ہوئی، حضرت علیؓ کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، انہوں نے پانچ سو درہم مہر باندھا، یعنی سو بکریوں کی قیمت ہوئی،

لڑکے کے انتخاب میں بھی دیندار کو ترجیح دو

اور دوستو! یہ بھی سمجھ لو کہ یہ کہنا کہ لڑکے کے پاس کچھ نہیں ہے، لڑکا کچھ نہیں کرتا، یہ کیا کرے گا، یہ سب باتیں نہیں ہونی چاہئیں، اس معاملے میں دیکھنے کی اصل چیز دین اور دینداری ہے، اس کی بڑی برکت ہے، غور کرو تو حضرت علی کے پاس کیا تھا، کچھ بھی نہیں تھا، مکان بھی نہیں تھا، حدیث پاک میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نکاح مال، جمال، حسب اور دین کی وجہ سے کیا جاتا ہے، تم دین کو ترجیح دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فساد پھیل جائے گا (ترمذی ۱/۲۰۷) آج دیکھو لڑکا دیندار ہے مگر مالدار نہیں ہے تو آدمی طرح دے جاتا ہے، اور ان حالات میں دیندار لوگ بھی پھنس جاتے ہیں تو وہ بھی یہی کرتے ہیں،

ایک نومسلم کا دینی جذبہ

ایک نومسلم تھا، اس نے کہا بارات وارات اپنے یہاں نہیں چلے گی، نکاح پڑھوا کر چلے جاؤ، تو سامنے والوں نے کہا کہ سترّ آدمی کو نہیں کھلا سکتے؟ کہا کہ سات سو آدمی کو کھلا سکتا ہوں، نکاح سادگی سے کرو، پھر ولیمہ کرو، اگر کرنا ہو، دو لاکھ روپئے میں دیتا ہوں، مگر بارات میرے یہاں آئے یہ نہیں ہوسکتا، یہ شریعت نہیں، کہیں سے ثابت نہیں، دو تین آدمی چلے گئے ٹھیک ہے،

سب کو جمع کرنے کی ضرورت نہیں

اور اس شادی کے موقع پر سب کو بلانا بھی درست نہیں، ایک دیندار آدمی تھے ان کی لڑکی تھی، انہوں نے کہا کہ نکاح تم پڑھاؤ، میں نے کہا کہ میں سویرے جا رہا ہوں، پھر میں نے کہا کہ تم نے سب کو کہہ دیا ہوگا، جماعت کے ذمہ دار لوگوں کو بھی کہا ہوگا کہ ہماری لڑکی کا نکاح ہے، دیندار آدمی ہو تو سب دیندار جمع ہو جائیں گے، لیکن یہ جمع کرنا کونسی شریعت تھی، کونسی سنت تھی، گشت ان کا چھوٹے گا، عمل ان کا جائے گا، تعلیم ان کی چھوٹے گی، صرف بیٹی کے نکاح میں شرکت کیلئے؟ کونسا دین ہے؟

تو چپ ہو گئے، میں نے کہا جب آپ دیندار لوگ قربانی پیش نہیں کروگے تو کون قربانی پیش کرے گا؟ کہاں سبکو بلانا سنت ہے؟ کہاں کہاں سے لوگ آکر جمع ہوتے ہیں،

باتیں اب تک معلوم نہ تھیں

ممبرا میں نکاح پڑھاتے ہوئے یہ سب باتیں میں نے عرض کی تو ایک پروفیسر صاحب وہاں نکاح میں آئے تھے، انہوں نے میرا ہاتھ چوم لیا کہ مولانا یہ باتیں پہلی مرتبہ ہم نے سنا،

سادگی کی وجہ مال کی کمی نہ تھی

میرے دوستو! باتیں تو بہت ہیں، بس آخری بات رہ گئی وہ عرض کردوں، وہ یہ کہ ہم نے ابھی سنا کہ آقا مولا حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی میں جو سادگی برتی تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہاں پیسوں کی کمی تھی،

چند گھنٹوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیس لاکھ خرچ کیے

وہاں تو پہاڑ سونا بن کر ساتھ چلنے کے لئے تیار تھے، وہاں خرچ کا

جو حال تھا آج کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا، ایک واقعہ سن لو، آج حاجی لوگ حج کرنے جاتے ہیں، اللہ سب کو بلائیں، اللہ بلاتے رہتے ہیں، ہمیشہ دعا بھی کرتے ہیں، اللہ بلاتے ہیں، دس تاریخ کو منیٰ میں بڑے شیطان کو کنکری مارتے ہیں، پھر قربانی کرتے ہیں، پھر حلق کرتے ہیں، پھر جب یہ سب ہو جاتا ہے تو آدمی حاجی بن گیا حلال ہو گیا،

تو ہم نے اس موقع پر بمبئی کے بڑے بڑے سیٹھوں کو دیکھا ہے کہ وہ مشورہ کرتے ہیں کہ بھئی قربانی کریں گے، اونٹ کی قربانی میں سات حصے دار شامل ہو جاتے ہیں اور یہ جائز ہے کہ ایک اونٹ میں سات آدمی شریک ہو جائیں، بالکل صحیح ہے، لیکن ذرا غور کرو آقا مولیٰ حضور پاک ﷺ نے جب حج کیا، اور حجۃ الوداع بھی یہی ہے اور حجۃ الاسلام بھی یہی ہے، تو مسلم شریف میں آتا ہے کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے ١٠٠ اونٹ قربان فرمائے تھے، جن میں ٦٣ کو اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا تھا، باقی کو حضرت علیؓ نے نحر کیا (مسلم ٣٩٩/١)

دوستو! ایک اونٹ دو ہزار ریال کا ملتا ہے، سو اونٹ دو لاکھ ریال کے ہوئے، ٢٢-٢٣ لاکھ روپئے ہوئے، ہندوستانی سکے سے اگر گیارہ روپئے مانیں، تو خیال کرو ایک دن میں نہیں بلکہ چند گھنٹوں میں اتنا آپ

ﷺ نے خرچ کیا، کہیں چندہ نہیں کیا تھا،

دوستو! آپ ﷺ کا فقر و فاقہ اختیاری تھا، اضطراری نہیں تھا، ۲۴ لاکھ روپئے آپ نے ایک دن میں خرچ کیئے، لوگ دھوکہ دیتے ہیں کہ وہاں فقر و فاقہ تھا، پیسے نہ تھے، غربت تھی، بالکل دھوکہ ہے، فقر و فاقہ اختیاری تھا اور اس کے ذریعہ شریعت اور دین کا مزاج بتانا تھا کہ شریعت کا اور دین کا مزاج کیا ہے،

لڑکی بھیجو یا سامان

میرے بزرگو دوستو! اب سمجھ لو کہ شریعت و سنّت کے مطابق سادگی کے ساتھ جو نکاح ہوگا اسی میں برکت ہوتی ہے اور ہوگی، ایک آدمی تھے، انہوں نے مجھ سے خود بیان کیا کہ میں اپنے نکاح کے وقت گیا تو دیکھا کہ انہوں نے سب سامان وغیرہ نکال کر رکھا ہے، تو میں نے کہا یہ سب کیا ہے؟ میرے ساتھ یا تو لڑکی بھیجو یا سامان بھیجو، دو چیز نہیں لے جاؤں گا، تب ان لوگوں نے سمجھایا کہ بیٹے ہم اپنے حوصلہ سے دے رہے ہیں، تم نے مانگا تھوڑے ہی تھا، میں نے کہا کہ آپ نے کچھ بھی کیا کہو، میں علی گڑھ کا پڑھا ہوا ہوں، مجھ کو یہ سب نہیں چاہئے، بالآخر مجبور ہو کر لڑکی کو گاڑی میں بٹھا دیا، (وہ صاحب کہتے ہیں کہ) میں نے اس وقت دیکھا

کہ گاڑی کے پچھلے حصے میں چھوٹی سی کوئی چیز انہوں نے رکھ دی، میں نے اس وقت کچھ نہیں کہا، جب چند دن کے بعد بیٹی سے ملنے آئے تو باتوں باتوں میں کہنے لگے کہ بیٹی میں نے ایک چھوٹا سا بریف کیس گاڑی کے پیچھے رکھ دیا تھا، اس نے کہا ابا مجھ کو نہیں معلوم، اسکا تذکرہ میرے سامنے نہیں آیا، تو میرے خسر نے مجھ سے کہا کہ بیٹا میں نے گاڑی کے پچھلے حصے میں کچھ رکھ دیا تھا، میں نے کہا کیا رکھ دیا تھا؟ تو وہ وہیں ہوگا، خیر ان کے کہنے پر میں نے کسی کو بھیجا تو دیکھا کہ گاڑی کے پچھلے حصے میں کوئی چیز رکھی ہے، تو میں نے اسے منگوایا، اس کو کھولا، اسمیں ایک جوڑا کپڑا، ایک گھڑی اور ایک قلم یا کوئی اور چیز تھی، میں نے سوچا کہ اب واپس کرنا اچھا نہیں، اسلئے ایک آدمی کو بلایا اور کہا تم یہ لے لو، اور گھڑی ایک دوسرے آدمی کو دے دیا، اسی طرح ان کے سامنے وہ سب کچھ تقسیم کر دیا، وہ صاحب کہنے لگے ہمارے نکاح کو اب تک (جب میں ملا تھا) دس سال ہو گئے، لیکن کبھی ہم میاں بیوی کے منہ نہیں پھولے، مطلب میاں بیوی میں کبھی رنجش اور لڑائی جھگڑا نہیں ہوا، تو دوستو! ایسے نکاح میں برکت ہے، سوچیں کہ ہم نے اللہ کیلئے نکاح کیا تھا، پیسے کیلئے نہیں کیا تھا،

مال کی نسبت پر شادی کرنے کا انجام

دوستو! صرف مال کی بنیاد پر اگر نکاح ہوتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا، ہمارے ایک دوست تھے، اُن کا انتقال ہو گیا، ان کے رشتہ کی بات چل رہی تھی تو مال کی نسبت پر رشتہ طے کر لیا اور رشتہ کر لیا، لیکن بالآخر طلاق ہو گئی، اس وقت میں نے کہا کہ اس نے مال کی نسبت پر رشتہ طے کیا تھا اسلئے انجام اچھا نہیں ہوا، ورنہ وہ خود مجھ سے کہتا تھا کہ خوبصورت بیوی چاہئے، حسین چاہئے، لیکن اس کے باوجود اس نے یہ نکاح مال کی بنیاد پر کر لیا تھا اس لئے آگے نہیں چلا، دوستو! نیت کی مثال بیج جیسی ہے، نیت خراب تو معاملہ خراب ہوا،

آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں

ہمارے یوپی خلیل آباد میں ایک آدمی کہنے لگے کہ بیٹی کے رشتہ کی بات چلی، رشتہ طے ہو گیا، لڑکا علی گڑھ پڑھتا تھا، تو اس نے کہا کہ ہم چار پانچ آدمی آئیں گے اور لڑکی کو لیکر چلے جائیں گے، کچھ سامان نہیں لیں گے، لیکن پھر بھی میں نے سوچا کہ ایسا نکاح کہاں ہوتا ہے، سب سامان تیار کروایا، لڑکا آیا اور صرف لڑکی کو گاڑی میں بٹھا کر لے گیا، کوئی بھی چیز

نہیں لیا، سب پڑا اسڑ رہا ہے،

دوستو! آج کے دور میں بھی ایسے لوگ ہیں، ہمارے ایک مدرس ہیں، ان کی شادی طے ہوئی، ان کے بھائی نے کہا کہ ہم کو جہیز چاہئے، تو اُن عالم نے کہا کہ یہ ہمارے مدرس ہیں اسلئے ہم کو کچھ نہیں چاہئے، وہ عالم چھوٹے تھے، بھائی بڑا تھا، اس نے ضد کیا تو انہوں نے لڑکی کے بھائی سے کہا جو ہماری بستی کے رہنے والے ہیں کہ تم لڑکی کولیکر بمبئی آجاؤ، وہاں نکاح ہو جائیگا، تھوڑی جگہ ہم کو ملی ہوئی ہے، اس میں ہی انشاء اللہ سب انتظام ہو جائیگا، تم بس لڑکی بھیج دینا، ہم کو اور کچھ نہیں چاہئے، اس طرح ان کا نکاح ہو گیا، اب بھی وہ ہمارے یہاں مدرس ہیں، اور لڑکی کے بھائی نے مجھ سے بیان کیا اور کہا کہ کتنے اچھے مدرس ہیں آپکے، ہم سے کچھ بھی نہیں لیا، دوستو! اس زمانے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں،

معاشرت کے مسائل بھی علماء سے پوچھئے

تو میرے بزرگو دوستو! جیسے آپ تسبیح تلاوت کی پابندی کرتے ہیں، اور ماشاء اللہ ذکر ودعا کا اہتمام کرتے ہیں، یہ سب کرنا چاہئے، اور چیزوں میں ماشاء اللہ علماء سے مسائل پوچھتے ہیں، ایسے ہی میرے بزرگو دوستو! شادی بیاہ کے موقع پر بھی علماء سے مسائل پوچھئے، شریعت سنت کی

پابندی کیجئے، اللہ برکت دیں گے، زندگی میں برکت آئے گی، سکون وچین میسر آئیگا، زندگی کا چین وسکون اللہ کی رضا اور اس کی رضا والے اعمال ہی میں ہیں، اللہ کو ناراض کر کے سکون وچین زندگی میں آئے ایسا کبھی نہیں ہوتا...... دعا کیجئے اللہ پاک کہنے سننے کو قبول فرمائے اور ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، آمین۔

شادی سادی کر کے اسلام کے فطری حسن کو اجاگر کیجئے۔ شادی اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بن سکتا ہے، آیئے عہد کریں کہ ہم شادی کے اندر پائی جانے والی بے دین رسموں کو مٹائیں گے اور اس عظیم عبادت کو ہمیشہ کے لئے بابرکت بنائیں گے۔

ادارہ
"فیض حلیمی" کی اہم مطبوعات

(۱)	انمول موتی۔	Rs. 25/=
(۲)	دھیان رہے اللہ دیکھ رہے ہیں۔	Rs. 20/=
(۳)	تین قسم کے لوگ۔	Rs. 15/=
(۴)	اللہ کا ولی بن جائیے۔	Rs. 30/=
(۵)	طالبان علوم نبوت کے لئے زریں سوغات۔	Rs. 25/=
(۶)	پسندیدہ مرشد۔	Rs. 15/=
(۷)	قرب الٰہی کا آسان ذریعہ۔	Rs. 20/=
(۸)	زاد مومن (اردو)	Rs. 80/=
(۹)	زاد مومن (ہندی)	Rs. 30/=
(۱۰)	شفائے دل۔	Rs. 20/=
(۱۱)	آج مسلمان کی تلاش ہے۔	Rs. 10/=
(۱۲)	تحفۂ حج	Rs. 45/=
(۱۳)	ایمانی مجالس	(زیر طبع)

IDARA FAIZ-E-HALIMI
Pride of Kalina, Bldg. No.1
B-318/319, Kalina, Mumbai-400098
Ph.: 022-26668006, Cell: 9323885525